

الفصل الثاني في المجاز والشعب

فصل دوم۔۔۔ ایمان کے مجازی معنی اور ایمان کے حصے

<p>[52]- ایمان کے ستر سے کچھ زائد حصے ہیں۔ سب سے افضل لا الہ الا اللہ، اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔ (مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[52]- "الإيمان بضع وسبعون شعبه فأفضلها قول لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبه من الإيمان" (م د ن ه عن أبي هريرة).</p>
<p>((صحیح)) ابو داؤد الطیلسی (2524)، احمد (9361، 9710، 9748)، ابن ابی شیبہ (25339)، البخاری فی الادب المفرد (598)، مسلم (1/63 ح 35)، ابو داؤد (4676)، ترمذی (2614)، نسائی (5004، 5005 ت عبد الفتاح)، ابن ماجہ (57 ت فواد عبد الباقي)، البزار (كشف الاستار: 8974، 8975)، القاسم بن سلام فی الایمان (1/24)، ابن حبان (166، 191، ت الارناؤط) المروزی فی تعظیم قدر الصلاة (424-427)، الخرائطی فی المکارم الاخلاق (303)، الآجری فی الشریعہ (209)، (210، 211)، الطبرانی فی الدعاء (1489، 1490)، وفی الاوسط (9/20 ح 9004)، ابن مندہ فی کتاب الایمان (144، 146، 147، 170)، اللاکائی فی شرح اصول الاعتقاد (1625، 1628، 1629، 1632، 1637)، اللیثی فی الاعتقاد (1/177)، وفی الشعب (1، 2، 88، 10756) وفی کتاب الاسماء (183)، البغوی فی شرح السنہ (1/34)، ابن بطہ فی الابانہ (833، 834)، ابو نعیم فی المستخرج (1/127)، الخطیب فی التاريخ (20/46)، ابن عساکر فی التاريخ (29/370)، وغیر ہم عن</p>	

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ان میں سے بیشتر نے ستر اور ساٹھ دونوں عدد روایت کیے ہیں مثلاً یہ کہتے ہوئے کہ: "ایمان کے ستر یا ساٹھ حصے ہیں۔" لہذا یہ تخریج اگلی حدیث کی بھی ہے۔

<p>[53]- ایمان کے ساٹھ سے کچھ زائد حصے ہیں۔ اور حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔ (بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[53]- "الإيمان بضع وستون شعبه والحياء شعبة من الإيمان" (خ عن أبي هريرة).</p>
<p>((متفق علیہ)) البخاری فی الصحیح (9) وفی تاریخ الکبیر (81/5)، مسلم (35)، ابن حبان (167)، ابو نعیم فی الحلیۃ (6/147)۔ مزید دیکھیں پچھلی حدیث۔</p>	

<p>[54]- ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ (ترمذی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[54]- "الإيمان أربع وستون بابا" (ت عن أبي هريرة).</p>
<p>((شان)) احمد (8926)، ترمذی (2614)، طبرانی فی الاوسط (4712)۔ صحیح الفاظ "بضع وستون" ہیں۔</p> <ul style="list-style-type: none"> • حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں: "معلولة" (فتح الباری: 1/67)۔ • شیخ البانی فرماتے ہیں: "شاذ بهذا اللفظ" (ضعیف الترمذی)۔ 	

<p>[55]- اللہ تعالیٰ کے ایک سو سترہ اخلاق ہیں۔ اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ کے ساتھ بھی متصف ہو گا، جنت میں داخل ہو گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، بیہقی فی الشعب، عن</p>	<p>[55]- "إن لله تعالى مائة خلق وسبعة عشر خلقا من أتى بخلق منها دخل الجنة" (ع هب عن عثمان).</p>
--	--

عثمان رضی اللہ عنہ	
<p>((ضعیف جدا)) ابو داؤد الطیالسی (84)، ابو یعلیٰ (المقصد العلی: 1/40)، بزار (کشف الاستار: 1/28 ح 36)، ابن ابی الدنیاء فی المکارم الاخلاق (27)، طبرانی فی المکارم الاخلاق (121)، بیہقی فی الشعب (8191)، الرافعی فی تاریخ قزوین (3/256)، من طریق عبد الواحد بن زید، عن عبد اللہ بن راشد مولى عثمان عن عثمان رضي الله عنه۔ یہ حدیث دو علل کی وجہ سے سخت ضعیف ہے: پہلی، عبد الواحد بن زید سخت ضعیف اور متروک ہے، جبکہ عبد اللہ بن راشد مجہول ہے۔</p> <p>تنبیہ: طبرانی کی سند میں عبد الواحد کا واسطہ موجود نہیں ہے جو کہ کاتب کی یا راوی کی غلطی ہے، جبکہ باقی تمام روایتوں میں یہ واسطہ موجود ہے۔</p> <ul style="list-style-type: none"> • امام بزار اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: "وهذا لا نعلمه عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الوجه، وعبد الواحد ليس بالقوي، وعبد الله بن راشد مجهول" (كشف الاستار)۔ • امام بیہقی فرماتے ہیں: "رواه عبد الواحد بن زيد البصري الزاهد وليس بالقوي في الحديث" (شعب الایمان)۔ • امام ابن الجوزی فرماتے ہیں: "غير ثابت" (العلل المتناہیہ: 2/451)۔ • حافظ بیہقی فرماتے ہیں: "في إسناد عبد الله بن راشد، وهو ضعيف" (مجمع الزوائد: 1/36)۔ • شیخ البانی فرماتے ہیں: "ضعيف جداً" (ضعيف الجامع: 1954)۔ 	

<p>[56]- ایمان کے ستر سے کچھ زائد دروازے ہیں، اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور سب سے اعلیٰ لا الہ الا اللہ ہے۔ (ترمذی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[56]- "الإيمان بضع وسبعون بابا. فأدناها إمطة الأذى عن الطريق وأرفعها قول لا إله إلا الله" (ت عن أبي هريرة).</p>
<p>((صحیح)) ترمذی (2614) وقال: "هذا حديث حسن صحيح"۔ دیکھیں ح # 52۔</p>	

<p>[57]- ایمان صبر اور فیاضی کا نام ہے۔ (مسند ابو یعلیٰ، الطبرانی فی الکبیر و فی مکارم الاخلاق بروایت جابر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[57]- "الإيمان الصبر والسماحة" (ع طب في مكارم الأخلاق عن جابر).</p>
<p>((اسنادہ ضعیف)) ابن ابی شیبہ فی المصنف (30393) و فی الایمان (43)، المروزی فی تعظیم قدر الصلاة (607/2)، ابو الشیخ الاصبہانی فی الفوائد (12)، اللیثی فی الشعب (9260) من طریق حسین بن علی عن زائدة عن هشام عن الحسن عن جابر عن النبی۔ اس کی سند صحیح ہے الا یہ کہ حسن البصری کی روایت جابر سے منقطع ہے۔ یہ روایت ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔</p> <p>ورواہ ابو یعلیٰ (1854) (1849 ت ارشاد الحق))، وابن عدی فی الکامل (484/8)، والطبرانی فی مکارم الاخلاق (1/322 ح 31)، وابن ابی الدنیاء فی مکارم الاخلاق (61)، وابن حبان فی الجرح و حین (136/3)، والشجر فی الأمالی الخمیسية (267/2)، واللیثی فی الشعب (9261)، من طریق یوسف بن محمد بن المنکدر، عن أبیه، عن جابر عن النبی۔ اس سند میں یوسف بن محمد بن المنکدر سخت ضعیف و منکر الحدیث ہے لہذا یہ سند حسن البصری کی روایت کو تقویت نہیں دے سکتی۔</p> <p>حدیث کے اصل الفاظ ہیں: "سئل النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - عن الإيمان فقال: "الصبر، والسماحة" یعنی نبی ﷺ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "وہ صبر اور فیاضی ہے۔"</p> <p>جابر کے علاوہ یہ الفاظ بعض دوسرے صحابہ کی احادیث میں بھی موجود ہیں اور ہر ایک میں ضعف پایا جاتا ہے۔ شیخ البانی نے ان شواہد کی بناء پر ان الفاظ کو صحیح قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (سلسلۃ الصحیحہ: 554، 1496) مزید دیکھیں ح # 74۔</p>	

<p>[58]- ایمان حرام اشیاء اور نفسانی خواہشات سے عفت اور پاکدامنی کا نام ہے۔</p>	<p>[58]- "الإيمان عفيف عن المحارم" (حل عن محمد ابن عفيف عن المطامع)</p>
--	--

(الحلیۃ لابن نعیم بروایت محمد بن نصر الحارثی مرسلاً)	نصر الحارثی مرسلاً).
<p>((ضعیف مرسل)) ابو نعیم فی الحلیۃ (8/224) عن عبد الله بن محمد , ثنا أحمد بن الحسين , ثنا أحمد بن إبراهيم , ثنا عبد الأعلى بن حماد , ثنا بشر يعني ابن منصور, عن عمارة بن راشد عن محمد بن النضر الحارثي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فذكره،</p> <p>وفى تاريخ أصبهان (2/338) عن محمد بن جعفر بن يوسف، ثنا أحمد بن الحسين الأنصاري، ثنا يحيى بن زكرياء بن يحيى المزني، من كتابه، ثنا الحسين بن حفص، ثنا بشر بن منصور، عن عمارة بن راشد، عن محمد بن نصر، عن أسماء بنت عميس، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-</p> <p>پہلی سند عمارہ بن راشد تک صحیح ہے لیکن عمارہ اور محمد بن نصر دونوں مجھول ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔ اور دوسری سند عمارہ تک بھی ضعیف ہے اس لئے اصل روایت محمد بن نصر کی مرسل ہے، اسماء بنت عمیس کی روایت سے نہیں ہے۔ (دیکھیں سلسلۃ الضعیفۃ: 2272)۔</p>	

<p>[59]- ایمان اور عمل دو بھائی ہیں، دونوں ایک چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ (ابن شاہین فی السنۃ بروایت علی رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[59]- "الإيمان والعمل أخوان شريكان في قرن لا يقبل الله أحدهما إلا بصاحبه" (ابن شاهين في السنة عن علي).</p>
((موضوع)) دیکھیں سلسلۃ الضعیفۃ: 2246۔	

<p>[60]- ایمان اور عمل دو ساتھی ہیں کوئی ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں رہ سکتا۔ (ابن شاہین بروایت محمد بن علی مرسلاً)</p>	<p>[60]- "الإيمان والعمل قرينان لا يصلح واحد منهما إلا مع صاحبه" (ابن شاهين عن محمد بن علي مرسلاً).</p>
((ضعیف)) دیکھیں سلسلۃ الضعیفۃ: 2245۔	

<p>[61]- ایمان دو حصوں میں تقسیم ہے، ایک حصہ صبر میں ہے اور ایک شکر میں۔ (شعب الایمان للبیہقی بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[61]- "الإيمان نصفان فنصف في الصبر ونصف في الشكر" (ہب عن انس).</p>
<p>((ضعیف جدا)) الخرائطی فی کتاب فضیلة الشکر (18)، والسهمي فی تاریخ جرجان (1/410)، والقضاعي فی مسند الشهاب (159)، والبیہقی فی الشعب (9264)، والدیلمی فی مسند الفردوس (1/2/361)، عن یزید الرقاشي عن أنس بن مالك مرفوعا۔ اس حدیث کی وجہ ضعف یزید الرقاشی ہے جو متروک و سخت ضعیف ہے۔</p> <ul style="list-style-type: none"> • حافظ العراقي اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں: "من رواية یزید الرقاشي عن أنس ویزید ضعیف" (تخریج احادیث الاحیاء: 1/1399 ط دار ابن حزم)۔ • جلال الدین السیوطی نے کہا: "ضعیف" (الجامع الصغیر: 3106 بحوالہ الدرر السنیہ)۔ • شیخ البانی فرماتے ہیں: "ضعیف جدا" (سلسلة الضعیفة: 625، وضعیف الجامع: 2310) 	

<p>[62]- جب تم میں سے کسی سے پوچھا جائے کہ کیا وہ مؤمن ہے؟ تو اس کو اس کے ایمان میں شک نہ کرنا چاہیے۔ (الطبرانی فی الکبیر بروایت عبد اللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[62]- "إذا سئل أحدكم أمؤمن هو فلا يشك في إيمانه" (طب عن عبد الله بن زيد الأنصاري).</p>
<p>((مکثر)) ابن جریر الطبری فی تہذیب الآثار (2/186)، وابو نعیم فی الحلیۃ (7/238) من طریق أحمد بن بدیل: حدثنا أبو معاوية: حدثنا مسعر، عن زياد بن علاقة، عن عبد الله بن يزيد الأنصاري مرفوعا. وقال أبو نعیم: "تفرد برفعه أحمد بن بدیل عن أبي معاوية". وهذا قال الشيخ الألباني:</p>	

یشیر إلى نكارة رفعه"۔ تفصیل کے لئے دیکھیں سلسلۃ الضعیفہ: 2643۔

<p>[63]- سب سے سلامت اسلام والا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (ابن حبان بروایت جابر رضی اللہ عنہ) صحیح</p>	<p>[63]- "أسلم المسلمین إسلاماً من سلم المسلمون من لسانه ويده" (حب عن جابر) صحیح۔</p>
<p>((شاذ بالزيادة في أوله)) ابن حبان (197، مع التعليقات الحسان)۔ شروع کے الفاظ "أسلم المسلمین إسلاماً" کے بغیر یہ روایت صحیح مسلم (41) میں موجود ہے اس کے الفاظ ہیں: "المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں (دیکھیں ج 76)۔ دیکھیں الضعیفہ: 2767۔</p> <p>نیز دیکھیں ج # 76</p>	

<p>[64]- سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (الحاکم فی المستدرک بروایت جابر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[64]- "أكمل المؤمنين من سلم المؤمنون من لسانه ويده" (ك عن جابر)۔</p>
<p>((ضعیف)) مستدرک الحاکم (1/54 ج 23 ت مصطفیٰ عبد القادر) شیخ البانی فرماتے ہیں: "ضعیف۔ أخرجه الحاكم (10/1) من طريق محمد بن سنان القزاز: حدثنا أبو عاصم: أنبأنا ابن جريج: أخبرني أبو الزبير: سمع جابر يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: . وقال: "صحيح على شرط مسلم" وأقره الذهبي! وأقول: محمد بن سنان القزاز؛ لم يخرج له مسلم شيئاً، ثم هو ضعيف كما في "التقريب"، وقد خالفه في لفظه جماعة فقال مسلم في "صحيحه" (48/1): حدثنا حسن الحلواني وعيد بن حميد جميعاً عن أبي عاصم به بلفظ: "المسلم من سلم المسلمون من لسانه</p>	

ویدہ" (سلسلة الضعيفة: 2858)۔

دیکھیں ح # 76

<p>[65]- سب سے اعلیٰ ایمان یہ ہے کہ انسانیت تجھ سے مامون ہو جائے اور سب سے اعلیٰ اسلام یہ ہے کہ انسانیت تیرے ہاتھ اور تیری زبان سے محفوظ ہو جائے اور سب سے اعلیٰ ہجرت یہ ہے کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو اور سب سے اعلیٰ جہاد یہ ہے کہ تم شہید ہو جاؤ، اور تمہارا گھوڑا زخمی ہو جائے۔ (الطبرانی فی الاوسط بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ) ابن النجار نے بھی اپنی تاریخ میں اس کو روایت کیا ہے، اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور سب سے اعلیٰ زہد یہ ہے کہ اپنی روزی پر تمہارا دل مطمئن ہو اور سب اعلیٰ دعا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی عافیت کا سوال کرو۔</p>	<p>[65]- "أشرف الإيمان أن يأمنك الناس وأشرف الإسلام أن يسلم الناس من لسانك ويدك وأشرف الهجرة أن تهجر السيئات وأشرف الجهاد أن تقتل ويعقر فرسك" (طس عن ابن عمر) رواه ابن النجار في تاريخه وزاد "وأشرف الزهد أن يسكن قلبك على ما رزقت وإن أشرف ما تسأل من الله تعالى العافية في الدين والدنيا".</p>
--	---

((ضعيف)) المعجم الكبير للطبرانی (11/ 155 ح 79)، والمعجم الصغير للطبرانی (1/ 28)، ومسنَد الشاميين للطبرانی (655) من طريق صدقة بن عبد الله، عن الوضيين بن عطاء، عن ابن جنادة، عن ابن عائذ، عن ابن عمر، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ اس سند میں صدقہ بن عبد اللہ موجود ہے جو منکر الحدیث ہے۔ دیکھیں ضعیف الجامع (874)۔

<p>[66]- سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، ابو نعیم فی الحلیۃ بروایت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[66]- أفضل الإيمان أن تعلم أن الله معك حيث ما كنت (طب حل عن عبادة بن الصامت).</p>
<p>((حسن)) الطبرانی فی الاوسط (8796)، وفی المسند (305/1، 318/2)، وابو نعیم فی الحلیۃ (124/6)، والبیہقی فی الشعب (741)، وفی الآداب (825)، وفی الاربعون الصغری (24)، واللاکائی فی شرح اصول الاعتقاد (1686) من طریق نعیم بن حماد، قال: نا عثمان بن کثیر بن دینار، عن محمد بن المهاجر، عن عروۃ بن رویم، عن عبد الرحمن بن غنم، عن عبادة بن الصامت، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ اس سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں سوائے نعیم بن حماد کے اور ان پر کچھ جرح موجود ہے لیکن قول راجح میں وہ بھی ثقہ اور کم از کم حسن الحدیث ہیں۔ امام ابن عدی نے ان کی تمام غلطیوں کا تتبع کر کے انہیں ایک جگہ جمع کر دیا ہے ان روایات کے علاوہ ان کی عام روایات حسن ہوتی ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "وقد تتبع بن عدي ما أخطأ فيه وقال باقي حديثه مستقيم" (تقریب)۔</p> <p>• شیخ الاسلام ابن تیمیہ اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں: "حسن" (مجموع الفتاوی: 3/140)۔</p>	

<p>[67]- ایمان کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم اللہ عز و جل ہی کے لئے محبت کرو، اللہ عز و جل ہی کے لئے نفرت کرو، اپنی زبان کو اللہ عز و جل کے ذکر میں رطب اللسان رکھو، اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو دوسروں کے لئے</p>	<p>[67]- "أفضل الإيمان أن تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانك في ذكر الله عز وجل وأن تحب للناس ما تحب لنفسك وتكره لهم ما تكره لنفسك وأن تقول خيراً أو تصمت" (طب عن معاذ بن جبل).</p>
---	---

<p>بھی وہی پسند کرو اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کے لئے بھی وہ ناپسند کرو، اور اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو۔ (الکبیر للطبرانی بروایت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)</p>	
<p>((اسنادہ ضعیف)) احمد فی المسند (22130، 22132)، والطبرانی فی الکبیر (20/ 191 ح 425، 426)، وفی مکارم الاخلاق (1/ 336 ح 70)، من طریق عبد اللہ بن لہیعۃ ورشدین بن سعد عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ بن أنس عن ابيه عن معاذ رضي الله عنه مرفوعا۔ اس سند میں عبد اللہ بن لہیعہ، رشدین بن سعد، اور زبان بن فائد تمام ضعیف ہیں اور سهل بن معاذ کی فائد سے مروی روایات خصوصاً ضعیف و منکر ہوتی ہیں (دیکھیں المجر و حین لابن حبان: 1/ 347)۔</p> <p>یہ روایت ایک دوسرے طریق سے بیہقی فی الشعب (573) اور ابو نعیم فی معرفۃ الصحابہ (958) نے روایت کی ہے من طریق عبد اللہ بن رجاء، قال: ثنا سعيد بن سلمة بن أبي الحسام، ثنا موسى بن جبیر، قال: سمعت من، حدثني، عن إياس الجهنی، أنه كان يقول: قال معاذ بن جبل، فذكره (دیکھیں کنز العمال ح # 73)۔ اس سند میں موسی بن جبیر اور ایاس الجہنی کے درمیان کاراوی نامعلوم ہے، اور ایاس الجہنی کی توثیق بھی مشکوک ہے اور اس کا معاذ سے سماع بھی ثابت نہیں اسی لئے حافظ ابن حجر اس سند کے متعلق فرماتے ہیں: "منقطع" (الاصابہ: 1/ 311)۔</p> <p>اور پھر ان دونوں سندوں میں خطاء ہے کیونکہ اصل روایت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نہیں بلکہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے، چنانچہ امام احمد روایت کرتے ہیں: "حدثنا عبد الله بن يزيد - بحفظه - قال: حدثني سعيد بن أبي أيوب أبو يحيى، قال: حدثني أبو مرحوم عبد الرحيم بن ميمون، عن سهل بن معاذ الجهني، عن أبيه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من أعطى الله تعالى، ومنع الله، وأحب الله، وأبغض الله، وأنكح الله فقد استكمل إيمانه" سهل بن معاذ معاذ بن انس رضي الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی رضا کے لئے کچھ دے اللہ کی رضا کے لئے روکے اللہ کے لئے محبت و نفرت اور نکاح کرے اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔" (مسند احمد: 15638، سنن الترمذی: 2521 وسندہ حسنہ الشیخ زبیر علی زئی و شعیب</p>	

الارناؤط)۔ ایک دوسرے طریق میں عبد اللہ بن لہیعہ (اسے معاذ بن جبل سے روایت کرنے والے راوی) نے بھی اسے معاذ بن انس سے صحیح طرح روایت کیا ہے (دیکھیں مسند احمد: 15617) نیز دیکھیں ح # 90۔

قوله: "وَأَنْ تَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ"۔ اس قول کا شاہد صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ملتا جس کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ "۔ یعنی تم سے کوئی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (صحیح بخاری: 13، و صحیح مسلم: 45)۔

قوله: "وَأَنْ تَقُولَ خَيْرًا أَوْ تَصْمُتَ"۔ اس کا شاہد بھی صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ملتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" یعنی جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ خیر بات کہے یا خاموش رہے۔ (صحیح بخاری: 6018، 6136، 6138، 6475 و صحیح مسلم: 47)۔

[68]- ایمان کی پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی شخص میں ان میں سے کوئی نہ ہو تو اس کا ایمان ہی نہیں، حکم الہی کے آگے سر تسلیم خم کرنا، فیصلہ الہی پر راضی برضا رہنا، اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے سپرد کرنا، اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنا، مصیبت کے پہلے جھٹکے میں صبر کرنا۔ (البزار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

[68]- "خمس من الإيمان من لم يكن فيه شيء منهن فلا إيمان له التسليم لأمر الله والرضاء بقضاء الله والتفويض إلى الله والتوكل على الله والصبر عند الصدمة الأولى" (البزار عن ابن عمر)۔

((ضعيف جدا)) البزار في المسند (5380، البحر الزخار) (29، كشف الاستار) وقال: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ أَحْمَدَ ، نَا أَبُو الْيَمَانِ ، نَا سَعِيدُ بْنُ سَنَانٍ ، عَنْ أَبِي الرَّاهِرِيِّ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس سند میں سعید بن سنان الحنفی موجود ہے جو سخت ضعیف و متروک
الحديث ہے، اور امام دارقطنی فرماتے ہیں: "وكان يتهم بوضع الحديث" یعنی اس پر حدیث گھڑنے کا
الزام بھی لگایا گیا ہے (العلل الدار قطنی: 51/5)۔ دیکھیں سلسلۃ الضعیفہ: 3552۔

<p>[69]- ایمان کی بلندی چار باتوں میں ہے: حکم الہی پر صابر رہنا، تقدیر پر راضی رہنا، اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل پر توکل کرنا اور پروردگار کا فرماں بردار رہنا۔ (الحلیۃ لابی نعیم، سنن سعید بن منصور، بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[69]- "ذروة الإيمان أربع خصال الصبر للحكم والرضا بالقدر والإخلاص للتوكل والاستسلام للرب" (حل ص عن أبي الدرداء).</p>
<p>((منقطع موقوف)) سنن سعید بن منصور میں تو یہ روایت مجھے نہیں ملی لیکن حلیۃ الاولیاء میں یہ روایت اس سند سے ابو الدرداء کے اپنے قول کے طور پر مروی ہے: "حدثنا محمد بن علي بن حبيش، ثنا موسى بن هارون الحافظ، ثنا أبو الربيع، وداود بن رشيد، قالوا: ثنا بقیة، ثنا بحیر بن سعد، عن خالد بن معدان، حدثني يزيد بن مرثد الهمداني أبو عثمان، عن أبي الدرداء، رضي الله تعالى عنه موقوفاً" (1/216)۔ اس سند کے تمام رجال ثقہ ہیں الا یہ کہ یزید بن مرثد کی ابو الدرداء سے روایت منقطع ہے۔ چنانچہ امام ابو حاتم الرازی یزید کے متعلق فرماتے ہیں: "روى عن معاذ ، و أبي الدرداء مرسل" (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 9/288)۔</p>	

<p>[70]- تم سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات اس کی اولاد، اس کے</p>	<p>[70]- "لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من ولده ووالده والناس أجمعين" (حم ق ن ه عن أنس).</p>
---	---

والد، اور تمام انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ)	
<p>((متفق علیہ)) احمد (12814، 12765، 13959، 13151 ت الارناؤط)، وعبد بن حمید (1175 ت السامرائی)، والدارمی (2783)، والبخاری (15)، و مسلم (44)، وابن ماجہ (67)، ت عبد الباقي، والہزار (7139)، البحر الزخار، والنسائی (5014، 5015)، ت ابو غده، وابو یعلیٰ الموصلی (3258)، 3295 ت حسین سلیم، وابو بکر بن الخلال فی السنہ (1218)، وابو عوانہ فی المستخرج (90 ت ایمن)، وابن حبان (179 مع التعليقات الحسان)، والطبرانی فی الاوسط (8859) وفی المسند (2593)، وابن منده فی الایمان (284، 285، 286)، والاکافی فی شرح اصول الاعتقاد (1642)، وابو نعیم فی المستخرج (164، 165)، والبیہقی فی الشعب (1311، 1312)، والبعوی فی شرح السنہ (22)۔</p>	

<p>[71]- قسم ہے اس ذات کی کس کے قبضے میں میری جان ہے۔۔۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد اور اس کے والد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ (مسند احمد، بخاری، مسند ابی یعلیٰ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[71]- "والذي نفسي بيده لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب الناس إليه من والده وولده" (حم خ ع عن أبي هريرة).</p>
<p>((صحیح)) البخاری (14)، النسائی (5015)، ابن الأعرابي فی المعجم (1047)، الطبرانی فی المسند (3338)، ابن منده فی الایمان (287)، البيهقي فی الشعب (1320)۔ یہ حدیث مسند احمد اور مسند ابویعلیٰ میں ابو ہریرہ کے طریق سے نہیں ملی، واللہ اعلم۔</p>	

<p>[72]- جس شخص میں تین باتیں ہوں گی، یقیناً ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔۔۔ اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ کوئی چیز اس کو محبوب نہ ہو۔ اپنے دین سے پھرنے کی بجائے آگ میں جل جانا اس کو محبوب ہو۔ اور کسی سے محبت کرے تو اللہ عز و جل کے لئے اور نفرت کرے تو اللہ عز و جل کے لئے۔ (سمویہ، الکبیر للطبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[72]- "ثلاث من كن فيه ذاق طعم الإيمان من كان لا شيء أحب إليه من الله ورسوله ومن كان لأن يحرق بالنار أحب إليه من أن يرتد عن دينه ومن كان يحب الله ويبغض الله" (سمويه طب عن أنس).</p>
<p>((صحیح)) الطبرانی فی الاوسط (4905)، وفی الصغیر (728)، المروزی فی تعظیم قدر الصلاة (468) عن ابو الحویرث عن نعیم المجرم عن انس رضی اللہ عنہ۔ یہ سند حسن درجے کی ہے لیکن اس کے دوسرے صحیح طرق بھی موجود ہیں جس سے یہ حدیث صحیح بن جاتی ہے، مثلاً:</p> <p>امام ابو داؤد الطیالسی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: "حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ يَكُنِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يَقْدَفَ الرَّجُلُ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجَعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ، وَأَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ الْعَبْدَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ" انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا، اللہ اور اس کے رسول اس کو باقی تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہوں، اور آگ میں پھینکے جانا اس کو اس بات سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ کفر کی طرف لوٹے جب کہ اللہ نے اسے وہاں نکالا تھا، اور وہ کسی شخص سے محض اللہ کے لئے محبت کرے۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی: 2071، واسنادہ صحیح علی الشرط الشیخین)۔</p> <p>اور اس سے ملتی جلتی روایت صحیحین میں بھی موجود ہے، امام بخاری فرماتے ہیں: "عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي</p>	

الْكُفْرُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْدَفَ فِي النَّارِ " انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تین باتیں جس کسی میں ہو گئیں، وہ ایمان کی مٹھاس (مزہ) پائے گا، اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں اور جس کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ ہی کے لئے کرے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔ (صحیح البخاری: 16، 21، 6941 و صحیح مسلم: 43)۔

الإكمال

<p>[73]- ایمان کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم اللہ عز و جل ہی کے لئے محبت کرو، اللہ عز و جل ہی کے لئے نفرت کرو اور اپنی زبان کو اللہ عز و جل کے ذکر میں رطب اللسان رکھو۔ (ابن مندہ، ایاس بن سہل الجہنی)</p>	<p>[73]- "أفضل الإيمان أن تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانك في ذكر الله" ابن مندة (عن إياس ابن سهل لجهني).</p>
<p>((اسنادہ ضعیف)) اسے بیہقی فی الشعب (573) اور ابو نعیم فی معرفۃ الصحابہ (958) نے روایت کی ہے من طریق عبد اللہ بن رجاء، قال: ثنا سعيد بن سلمة بن أبي الحسام، ثنا موسى بن جبیر، قال: سمعت من، حدثني، عن إياس الجهني، أنه كان يقول: قال معاذ بن جبل، فذكره۔ اس سند میں موسیٰ بن جبیر اور ایاس الجہنی کے درمیان کاراوی نامعلوم ہے، اور ایاس الجہنی کی توثیق بھی مشکوک ہے اور اس کا معاذ سے سماع بھی ثابت نہیں اسی لئے حافظ ابن حجر اس سند کے متعلق فرماتے ہیں: "منقطع"</p> <p>(الاصابہ: 1/311)۔</p> <p>ابن مندہ کی کتب میں یہ روایت نہیں ملی، واللہ اعلم۔ تفصیل کے لئے دیکھیں ج # 67</p>	

<p>[74]- افضل ایمان صبر اور فیاضی کا</p>	<p>[74]- "أفضل الإيمان الصبر والسماحة" (خ في التاريخ من حديث عبيد</p>
---	--

بن عمیر عن ابيه) (الدیلمی عن معقل بن یسار).	نام ہے۔ (التاریخ للبخاری من حدیث عبید بن عمیر عن ابيه، الدیلمی عن معقل بن یسار)
<p>((صحیح المتن)) البخاری فی تاریخ الکبیر (5/25)، الحاکم فی المستدرک (6659)، الطبرانی فی الکبیر (13591)، ابن بشران فی الفوائد (159)، وفی الامالی (609)، البیهقی فی الشعب (9079)، (10109)، ابو نعیم فی الحلیۃ (4552) وغیر ہم عن یوسف بن کامل (انفرد بتوثیقہ ابن حبان) و بکر بن خنیس (ضعیف) عن ابی بدر (مجهول) و سدید ابو حاتم (صدوق سیء الحفظ) عن عبید اللہ بن عبید بن عمیر (ثقة) عن عبید بن عمیر (ثقة) عن ابيه عمیر بن قتادة رضى الله عنه۔</p> <p>وابو الحسین بن المظفر (حدیث ابی الحسین بن المظفر: 40) عن معقل بن یسار باسناد مظلم۔</p> <p>دیکھیں سلسلۃ الصحیح: 1495۔ نیز دیکھیں ج # 57۔</p>	

[75]- "أفضل الإيمان خلق حسن" (طب عن عمرو بن عبسة).	[75]- افضل ایمان اچھا اخلاق ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر بروایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ)
<p>((اسنادہ ضعیف)) ابن ابی شیبہ فی المسند (755)، احمد (19001)، عبد بن حمید (302)، ابن بشران فی الامالی (6)، البیهقی فی الشعب (7527) من طریق حجاج بن دینار، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ۔ اس سند میں محمد بن ذکوان ضعیف الحدیث ہے۔</p> <p>شیخ البانی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: "إسناده ضعيف" (سلسلۃ الصحیح: 91/2)۔</p>	

[76]- "أفضل الإسلام من سلم المسلمون من لسانه ويده" (خ م ت ن طب عن أبي موسى) (طب عن عمرو بن عبسة) (ط والدارمي وعبد بن حميد ع	[76]- افضل ایمان والاوہ شخص ہے کس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابو موسی رضی اللہ عنہ؛
---	--

طس طص عن جابر (طب ق عن ابن عمر).	الطبرانی فی الکبیر بروایت عمرو بن عبسہ؛ ابو داود الطیالسی، الدارمی، عبد بن حمید، مسند ابی یعلی، الطبرانی فی الاوسط والصغیر بروایت جابر رضی اللہ عنہ؛ الطبرانی فی الکبیر، بخاری، ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)
----------------------------------	--

((متفق علیہ))

- البخاری (10)، مسلم (62)، الترمذی (2441، 2571)، النسائی فی الصغری (4939)، البزار (2626، 2742) البحر الزخار، ابو یعلی الموصلی (7233، 7235)، الطبرانی فی الاوسط (2160) و فی الکبیر (20/177 شامله)، ابن منده فی الایمان (304، 305)، ابو نعیم فی المستخرج (135)، البغوی فی شرح السنه (12)، ابن عساکر فی تاریخ دمشق (4663)، وغیرهم عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ -
- احمد (16691)، معمر فی الجامع (712)، عبد بن حمید (303)، الخرائطي فی مكارم الاخلاق (375) عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: " أَنْ يُسَلَّمَ قَلْبُكَ لِلَّهِ، وَأَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ -
- ابو داود الطيالسی (1876)، ابن ابی شیبہ فی المصنف (25912)، و فی الادب (218)، احمد (14699)، الدارمی (2629)، مسلم (61)، ابن ابی الدنیاء فی الصمت (29)، ابن ابی عاصم فی الزهد (10)، المروزی فی تعظیم قدر الصلاة (566، 567)، ابی یعلی الموصلی (2244)، الخرائطي فی مكارم الاخلاق (376)، ابن الاعرابی فی المعجم (549)، ابن حبان (199)، الطبرانی فی الصغیر (715)، ابن منده فی الایمان (311)، الحاکم (22)، ابو نعیم فی المستخرج (134)، البيهقي فی الکبری (19109)، خطیب البغدادی فی التاریخ (464، 3260)، البغوی فی شرح السنه (14) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " أَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ -

• البزار (1141، البحر الزخار)، الطوسی فی المستخرج (1553)، الطبرانی فی الصغیر (10)، وفی المسند (663، 645)، ابن المقرئ فی المعجم (432)، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تنبیہ: مؤلف کنز العمال نے ابن عمر کی حدیث کو بخاری و مسلم کی طرف بھی منسوب کیا جبکہ بخاری و مسلم میں یہ حدیث ابن عمرو یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی طرف منسوب ہے۔ (دیکھیں بخاری: 9، 6030، و مسلم: 60)۔

نیز دیکھیں ح # 63، 64۔

[77]- افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور سب سے اچھی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔ اور سب سے افضل صدقہ تنگدست شخص کا ہے۔ (ابن نصر بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

[77]- "أفضل الإسلام من سلم المسلمون من لسانه ويده وأكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً وأفضل الصلاة طول القنوت وأفضل الصدقة جهد المقل" (ابن نصر عن جابر).

((صحیح لغیرہ)) المروزی فی تعظیم قدر الصلاة (567) وقال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ". قِيلَ: فَأَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ". قِيلَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيْمَانًا؟ قَالَ: "أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا". قِيلَ: فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "طُولُ الْقُنُوتِ". قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "جَهْدُ الْمُقِلِّ". قِيلَ: فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "أَنْ تَهْجُرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ". - اس کی سند صحیح ہے الا یہ حسن کی روایت جابر سے منقطع ہے۔ لیکن اس کے کئی شواہد ہیں۔

ایک دوسری جگہ المروزی (566) کہتے ہیں: " حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : " مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ " . قِيلَ : فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : " طُولُ الْقُنُوتِ " . قِيلَ : فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : " مَنْ عَقَرَ جَوَادُهُ ، وَأُهْرِيقَ دَمُهُ " . قِيلَ : فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : " أَنْ تَهْجَرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ . " - اس سند میں حجاج بن ارطاط ضعیف ہے اور ابو الزبیر مدلس ہے۔

ابو علی الصفار اپنی سند سے روایت کرتے ہیں: " حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ، ثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ ، قِيلَ : فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : أَنْ تَهْجَرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ ، قِيلَ : فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ ، قَالَ : طُولُ الْقُنُوتِ ، قِيلَ : فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَنْ عَقَرَ جَوَادُهُ وَأُهِيقَ دَمُهُ . " (الفوائد المندتقاہ من مسموعات ابی علی الصفار: 10) اس کی سند اعمش کے عنعنہ کے علاوہ صحیح ہے۔

اس کے علاوہ یہ حدیث ٹکروں میں بھی جابر سے صحیح سند سے ثابت ہے۔

قوله: "وأكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً" - امام بزار روایت کرتے ہیں: " حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا " (كشف الاستار: 34، واسنادہ صحیح ابن حجر)۔

قوله: "وأفضل الصلاة طول القنوت" - امام مسلم روایت کرتے ہیں: " حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ . " (صحیح مسلم: 1263)۔

قوله: "وأفضل الصدقة جهد المقل" - امام حمیدی روایت کرتے ہیں: " حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ "..... وَأَفْضَلُ الصَّدَقَةِ : جُهْدُ الْمُقِلِّ " (مسند الحمیدی: 1219)۔ ابو الزبیر کی متابعت حسن البصری وغیرہ نے کر رکھی ہے۔ اور یہ الفاظ ابو ہریرہ و دیگر صحابہ کی احادیث میں بھی صحیح اسانید سے مروی ہیں۔

<p>[78]- اللہ تعالیٰ کے ایک سو سترہ اخلاق ہیں۔ اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہو گیا، جنت میں داخل ہو گا۔ (ابو حامد بروایت عثمان رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[78]- "إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ وَسْبْعَةِ عَشْرَ شَرِيعَةٍ مَنْ وَافَاهُ بِخَلْقِ مِنْهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ" (بز عن عثمان).</p>
<p>((ضعیف جدا)) دیکھیں ح # 55۔</p>	

<p>[79]- اللہ تعالیٰ کے ایک سو سترہ اخلاق ہیں۔ اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہو گیا، جنت میں داخل ہو گا۔ (ابو داؤد الطیالیسی، الحکیم، مسند ابی یعلیٰ، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[79]- "إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ خَلْقٍ وَسْبْعَةِ عَشْرٍ خَلَقًا فَمَنْ أَتَاهُ بِخَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ" (ط والحکیم ع عن عثمان) وضعف.</p>
<p>((ضعیف جدا)) دیکھیں ح # 55۔</p>	

<p>[80]- اللہ عز وجل کی ایک سبز زبرجد کی لوح مبارک ہے، جو عرش کی نیچے رکھی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ: "میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں میں نے تین سو دس سے کچھ اوپر خلق پیدا کئے ہیں، جو شخص ان میں کوئی ایک خلق کے ساتھ اور لا الہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ آئے گا جنت</p>	<p>[80]- "إِنَّ لِلَّهِ عِزَّ وَجِلَ لَوْحًا مِنْ زَبْرَجْدٍ أَخْضَرَ جَعَلَهُ تَحْتَ الْعَرْشِ كَتَبَ فِيهِ أَنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ خَلَقْتُ بَضْعَةَ عَشْرٍ وَثَلَاثَمِائَةَ خَلْقٍ مِنْ جَاءَ بِخَلْقٍ مِنْهَا مَعَ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ" (طس وأبو الشیخ فی العظمة عن أنس) وضعف.</p>
--	--

<p>میں داخل ہو گا۔" (الطبرانی فی الاوسط وابو الشیخ فی العظمہ بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	
<p>((ضعیف جدا)) ابن ابی الدنیاء فی مکارم الاخلاق (27)، والطبرانی فی الاوسط (1112)، وابو الشیخ الاصبہانی فی العظمہ (86)، وابو سعد البصری فی الامالی ابی سعد (46)، والبیہقی فی الشعب (8040) من طریق أبو جعفر الثَّقَلِیُّ، نا أَبُو الدَّهْمَاءِ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَبِي ظِلَالٍ الْقَسْمَلِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مرفوعاً۔ اس سند میں ابو الدہماء البصری الصغیر موجود ہے جس کے متعلق امام ابن حبان فرماتے ہیں:</p> <p>"كان ممن يروي المقلوبات ويأتي عن الثقات بما لا يشبه حديث الاثبات، فبطل الاحتجاج به إذا انفرد" (المجروحین: 3/ 149 بحوالہ تہذیب الکمال ت بشر عواد)۔ اور ابو ظلال القسملی بھی ضعیف بالاتفاق ہے (دیکھیں اکمال للمغلطائی الخفی: ت 4985، وتہذیب الکمال للمزنی: ت 6632)۔</p>	

توحید کا اقرار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا

<p>[81]- اللہ تعالیٰ کے تین سو پندرہ اوصاف ہیں۔ اور رحمن کی ذات فرماتی ہے: میری عزت کی قسم! میرا کوئی بندہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ ان اوصاف میں ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کو جنت میں ضرور داخل کروں گا۔ (الحکیم بروایت ابو سعید)</p>	<p>[81]- "إن لله تعالى ثلثمائة وخمس عشر شريعة يقول الرحمن وعزتي لا يأتيني عبد من عبادي لا يشرك بي شيئاً بواحدة منهن إلا أدخلته الجنة" (الحکیم عن أبي سعيد).</p>
<p>((ضعیف جدا)) عبد بن حمید (975)، وابو یعلیٰ الموصلی (1303)، والطبرانی فی مکارم الاخلاق (123)، والبیہقی فی الشعب (8044)، وابن عبد البر فی التمهید (2661)، والحارث بن ابی اسامہ فی المسند (بحوالہ</p>	

المطالب العالیہ: (2995) من طریق حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بْنُ أَنْعَمٍ الْأَفْرِيقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ مَوْلَى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ مَرْفُوعًا - اس سند میں عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم ضعیف و منکر الحدیث ہے جبکہ عبد اللہ بن راشد کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں: "ضعفه الدارقطني" (دیوان الضعفاء: 2166، و میزان الاعتدال: 2/420)۔

• امام ابن الجوزی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: "هذا حديث لا يصح ابن راشد وابن أنعم ضعيفان" (العلل المتناہیہ: 1/136)۔

• امام ذہبی فرماتے ہیں: "(فيه) الأفريقي واه" یعنی اس کی سند میں الافریقی ہے جو سخت ضعیف ہے۔ (تلخیص العلل المتناہیہ: 45)۔ اور ایک دوسری جگہ اس روایت پر حکم لگاتے ہوئے فرماتے ہیں: "منكر" (میزان الاعتدال: 2/562-563)۔

• حافظ الہیثمی فرماتے ہیں: "في إسناده عبد الله بن راشد وهو ضعيف" (مجمع الزوائد: 1/41)۔

• علامہ البوصیری اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں: "ضعيف" (اتحاف الخیرہ: 1/98)۔

• علامہ سیوطی فرماتے ہیں: "إسناده ضعيف" (الدر المنثور: 15/346)۔

[82]- رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے ایک

لوح مبارک ہے جس میں تین سو پندرہ اوصاف ہیں، رَحْمَنُ فرماتے ہیں میری عزت و جلال کی قسم میرا کوئی بند ان اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوا آئے تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہو گا۔ (عبد بن حمید بروایت ابو سعید)

[82]- "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لَوْحًا

فِيهِ ثَلَاثُمِائَةٌ وَخَمْسُ عَشَرَ شَرِيعَةً يَقُولُ الرَّحْمَنُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَأْتِي عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي لَا يَشْرِكُ بِي شَيْئًا فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ" (عبد بن حمید عن أبي سعيد) ضعف.

((ضعيف جدا)) دیکھیں سابق حدیث۔

<p>[83]- ایمان تین سوتیں اوصاف کا نام ہے۔ اگر کوئی ایک کے ساتھ بھی متصف ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔ (الطبرانی فی الکبیر والاوسط، ابن حبان، ابن النجار بروایت المغیرہ بن عبد الرحمن بن عبید عن ابیہ عن جدہ)</p>	<p>[83]- "الإيمان ثلثمائة وثلاثون شريعة من وافى شريعة منها دخل الجنة" (طس طب حب وابن النجار عن المغيرة بن عبد الرحمن بن عبید عن أبيه عن جدہ) وضعف.</p>
<p>((ضعیف جدا)) الطبرانی فی الاوسط (7504) وفی مکارم الاخلاق (124)، والاکافی فی شرح اصول الاعتقاد (1320)، وابو نعیم فی معرفة الصحابة (4379)، والبیہقی فی الشعب (8042) من طریق حماد بن سلمة، عن أبي سنان، عن المغيرة بن عبد الرحمن بن عبید، عن أبيه، عن جدہ مرفوعا۔ اس سند میں ابو سنان عیسیٰ بن سنان القسملی ضعیف ہے (دیکھیں میزان الاعتدال: 3/313)۔ جبکہ عبد الرحمن بن عبید اور اس کا باپ دونوں مجہول ہیں۔</p> <ul style="list-style-type: none"> • حافظ العراقی فرماتے ہیں: "في إسناده جهلة" (تخریج الاحیاء: 1/462)۔ • حافظ الہیثمی فرماتے ہیں: "في إسناده مجاهيل" (مجمع الزوائد: 1/41)، اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں: "في إسناده عيسى بن سنان القسملی وثقه ابن حبان ابن خراش وضعفه الجمهور، وعبد الرحمن بن عبید لم أر من ذكره" (مجمع الزوائد: 1/41)۔ 	

<p>[84]- ایمان کے ستیا بہتر دروازے ہیں سب سے اعلیٰ لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (ابن حبان بروایت مغیرہ بن عبد الرحمن بن عبید عن ابیہ</p>	<p>[84]- "الإيمان سبعون أو اثنان وسبعون بابا أرفعه لا إله إلا الله وأدناه إمطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان" (حب عنه).</p>
---	--

عن جدہ) وضعف	
یہ روایت صحیح ابن حبان میں موجود تو ہے لیکن مغیرہ بن عبد الرحمن کے طریق سے نہیں بلکہ عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے طریق سے مروی ہے (دیکھیں صحیح ابن حبان مع التعليقات الحسان: 181، وصحہ الالبانی)۔ نیز دیکھیں ح # 52، 53۔	

[85]- آدمی مؤمن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کا دل اس کی زبان کے برابر نہ ہو جائے اور اس کی زبان دل کے برابر نہ ہو جائے۔ اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔ اور اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو جائے۔ (ابن بلال فی مکارم الاخلاق)	[85]- "إن الرجل لا يكون مؤمناً حتى يكون قلبه مع لسانه سواء ويكون لسانه مع قلبه سواء ولا يخالف قوله عمله ويأمن جاره بوائقه" (ابن بلال في مكارم الأخلاق).
((ضعیف)) ابو القاسم الاصبهانی فی الترغیب والترہیب (53 ت ایمن بن صالح)، ومن طریقہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق (66615، جوامع)۔ • حافظ المنذری فرماتے ہیں: "إسناده فيه نظر" (الترغیب والترہیب: 3/238)۔ • شیخ البانی فرماتے ہیں: "ضعیف" (سلسلۃ الضعیفہ: 5304)۔	

[86]- یقیناً ایمان اسی شخص کے دل میں ٹھہرتا ہے جو اللہ عز و جل سے محبت رکھتا ہے (الدیلمی، ابن النجار، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)	[86]- "الإيمان في قلب الرجل يحب الله عز وجل" (الدیلمی وابن النجار عن أبي هريرة).
--	--

((اسنادہ موضوع)) الدیلمی فی مسند الفردوس (بحوالہ الغرائب الملتقطه لابن حجر: 1100) وقال: أخبرنا فید ، أخبرنا البجلي ، أخبرنا السلمي حدثنا محمد بن عبد الله ، حدثنا الحسن بن سفيان ، حدثنا حرملة ، حدثنا ابن وهب ، حدثنا ابن لهيعة ، أخبرني ابن أنعم ، عن عقبة بن نسي ، أخبرني أبو موسى الكتاني ، عن أبي هريرة مرفوعا - اس سند میں:

- ابو عبد الرحمن السلمي متهم بالوضع ہے۔
- اگر محمد بن عبد اللہ سے مراد محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ ہے تو ثقہ ہے ورنہ مجھول ہے۔
- عبد اللہ بن لہیعہ ضعیف و منکر الحدیث ہے۔
- عبد الرحمن بن زیاد بن النعم ضعیف و منکر الحدیث ہے۔
- عقبہ بن نسی کون ہے؟ کوئی اتہ پتہ نہیں!
- ابو موسیٰ الکتانی کا بھی کچھ علم نہیں!

[87]- ایمان مجرد ہے اس کی زینت

حیاء ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کا سرمایہ عفت ہے۔ (ابن النجار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، الخرائط فی مکارم الاخلاق بروایت وہب بن منبہ)

[87]- "الإيمان عريان وزينته الحياء

ولباسه التقوى وماله الفقه" (ابن النجار عن أبي هريرة) (الخرائط في مكارم الأخلاق عن وهب (ابن منبه) معروف

((مقطوع)) الخرائط في مكارم الاخلاق (304) وقال: "حدثنا القاسم بن يزيد، حدثنا سفيان، عن عبد العزيز بن رفيع، عن وهب بن منبه، قال: «الإيمان عريان، ولباسه التقوى، وزينته الحياء، وماله الفقه» - یہ وہب بن منبہ تابعی کا اپنا قول ہے۔ سند میں سفيان الثوري کا عنعنہ بھی موجود ہے، باقی رجال ثقہ ہیں۔

<p>[88]- تین چیزیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ تنگدستی میں خرچ کرنا، عالم کو سلام کرنا، اور اپنے نفس سے انصاف کرنا۔ (البزار، الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمار رضی اللہ عنہ) بزار نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔</p>	<p>[88]- "ثلاث من الإيمان الإنفاق في الإقتار وبذل السلام للعالم والإنصاف من نفسك" (بز طبع عن عمار) ورجح بز وقفہ</p>
<p>((صحیح موقوف)) البزار (1267، البحر الزخار)، وابن الأعرابي في المعجم (723)، واللاكا في شرح اصول الاعتقاد (1372)، من طريق عبد الرزاق، قَالَ: نَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صَلَّةَ، عَنْ عَمَّارٍ مَرْفُوعًا۔ تفرد برفعه عبد الرزاق وأنه اختلط بآخرة۔</p> <p>ورواه الثوري (في الزهد لو كيع: 241 وعنه ابن أبي شيبة في الإيمان 131 ت الالباني)؛ وشعبة بن الحجاج (في تاريخ دمشق: 43/251-252 باسناد صحيح الى شعبه)، ومعر (جامع لمعر: 19439)، وفطر بن خليفة (في شرح اصول الاعتقاد: 5/1016، 1017)، وحدتج بن معاوية (في الشعب للسيهقي: 10726)، وزهير بن معاوية (في تاريخ دمشق: 43/451-452)، وبارون بن سعد (في الفوائد الممتدة لاله البحراني: 144)، ويوسف بن اسباط كلهم عن أبي إسحاق، عن صلة، عن عمار، قوله، لا يرفعه أحد منهم، والصحيح: موقوف عن عمار۔</p> <p>• قال الامام ابن ابي حاتم: "وسألت أبي وأبا زرعة عن حديث رواه عبد الرزاق، عن معمر، عن أبي إسحاق، عن صلة، عن عمار، عن النبي (ص): ثلاث من كن فيه، فقد وجد حلاوة الإيمان: الإنفاق من الإقتار...، الحديث؟ فقالا: هذا خطأ؛ رواه الثوري وشعبة وإسرائيل وجماعة يقولون: عن أبي إسحاق، عن صلة، عن عمار، قوله، لا يرفعه أحد منهم، والصحيح: موقوف عن عمار. قلت لهما: الخطأ ممن هو؟ قال أبي: أرى من عبد الرزاق أو من معمر؛ فإنهما جميعا كثيري الخطأ. وقال أبو زرعة: لا أعرف هذا الحديث من حديث معمر. ثم قال: من يقول هذا؟ قلت: حدثنا شيخ بواسط يقال له: ابن الكوفي، عن عبد الرزاق. فسكت" (علل الحديث لابن ابي حاتم: 5/214-216 ج 1931)</p>	

- رجح البزار وقفه كما قال المتقي الهندي۔
 - قال الحافظ ابن حجر: "أخرجه أحمد ابن حنبل في كتاب الإيمان من طريق سفيان الثوري، ورواه يعقوب بن شيبة في "مسنده" من طريق شعبة = = وزهير بن معاوية وغيرهما، كلهم عن أبي إسحاق السبيعي، عن صلة بن زفر، عن عمار، ولفظ شعبة: «ثلاث من كن فيه فقد استكمل الإيمان»، وهو بالمعنى، وهكذا روينا في "جامع معمر" عن أبي إسحاق. وكذا حدث به عبد الرزاق في "مصنفه" عن معمر، وحدث به عبد الرزاق بأخرة، فرفعه إلى النبي (ص)؛ كذا أخرجه البزار في "مسنده"، وابن أبي حاتم في "العلل" كلاهما عن الحسن بن عبد الله الكوفي، وكذا رواه البغوي في "شرح السنة" من طريق أحمد بن كعب الواسطي، وكذا أخرجه ابن الأعرابي في "معجمه" عن محمد بن الصباح الصنعاني، ثلاثتهم عن عبد الرزاق مرفوعا. واستغربه البزار، وقال أبو زرعة: هو خطأ. قلت: وهو معلول من حيث صناعة الإسناد؛ لأن عبد الرزاق تغير بأخرة، وسماع هؤلاء منه في حال تغيره" (فتح الباري: 1/82)۔
 - قال الحافظ ابن رجب: "وقد روي مرفوعا من وجهين آخرين، ولا يشبه واحد منهما" (فتح الباري: 1/124)۔
- الغرض یہ روایت موقوف ہے نہ کہ مرفوع اور موقوف اس کی اسناد صحیح ہے۔ جو لوگ اسے موقوفا بھی ضعیف کہتے ہیں وہ اس بات سے استدلال کرتے ہیں کہ اس میں ابو اسحاق ہیں جو مختلط اور مدلس دونوں تھے تو عرض ہے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ ابو اسحاق سے یہ روایت کرنے والوں میں سفيان الثوري وشعبة ومعمر وغيرہ بھی شامل ہیں اور ان کا سماع ابو اسحاق سے اختلاط سے پہلے کا ہے اور جہاں تک تدلیس کا تعلق ہے تو امام شعبہ بن الحجاج کے ہوتے ہوئے سند میں ان کے استاد سے سماع کی تصریح درکار نہیں کیونکہ امام شعبہ اپنے مدلس اساتذہ سے صرف وہی روایتیں بیان کرتے تھے جو انہوں نے اپنے اساتذہ سے سنی ہوں۔

<p>تین خصلتوں کو جس نے جمع [89]- کر لیا بلاشبہ اس نے ایمان کی خصلتوں کو جمع</p>	<p>"ثلاث خلال من جمعهن [89]- فقد جمع خلال الإيمان الانفاق من الاقتار والانصاف من نفسك وبذل السلام للعالم"</p>
---	---

<p>(حل عن عمار)۔ کر لیا، تنگدستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور عالم کو سلام کرنا۔ (الحلیۃ بروایت عمار رضی اللہ عنہ)</p>	
<p>((صحیح موقوف)) ابو نعیم فی الحلیۃ (449) وقال: "حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سُوَيْدٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مَرْفُوعًا" اس سند میں محمد بن سعید بن سوید مجہول الحال ہے اور اس کا باپ سعید بن سوید ضعیف الحدیث ہے۔ نیز یہ حدیث موقوفہ ہی صحیح ہے دیکھیں سابق حدیث۔</p>	
<p>خرچ کرنے کا مصرف عام ہے خواہ اہل و عیال پر کیا جائے یا کسی مفلس و تنگدست پر۔ علامہ نووی فرماتے ہیں یہاں اگر عالم کو سلام کی تاکید ہے تو دوسرے مقام پر نبی کی حدیث میں آیا ہے کہ سلام کرو ہر مسلمان شخص کو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہیں۔ اور سلام کو خوب رواج دو۔ اور یہی چیز باہمی فسادات کا قلع قمع کرنے والی بھی ہے۔ اور اپنے نفس سے انصاف کرو: اس قول کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات سے جو حقوق متعلق ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی مت کرو، خواہ خالق خداوندی کے حقوق ہوں یا بندگانِ خالق کے، سب کو بکمالہ ادا کرو۔ اور اپنے نفسوں پر زائد از طاقت بوجھ ڈالنے سے بھی گریز کرو۔ نیز اپنے لئے ایسا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حامل نہیں۔</p>	

<p>[90]- جس نے اللہ عزوجل کے لئے محبت کی، اللہ عزوجل کے لئے نفرت کی، اللہ عزوجل کے لئے عطا کیا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے منع کیا تو یقیناً اس نے ایمان مکمل کر لیا۔ (مسند احمد بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[90]- "من أحب لله وأبغض لله وأعطى لله ومنع لله فقد استكمل الإيمان" (حم عن معاذ بن أنس)۔</p>
---	--

((صحیح)) احمد (15330)، والترمذی (2458)، والمروزی فی تعظیم قدر الصلاة (350)، والبیہقی فی الشعب (13) من طریق عبد اللہ بن یزید، قال: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَبُو يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَعْطَى لِلَّهِ تَعَالَى، وَمَنَعَ لِلَّهِ، وَأَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَنْكَحَ لِلَّهِ، فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ " - وإسناده حسنه الشيخ زبير علي زني وشعيب الأرنؤوط.

ورواه احمد (15309)، والطبرانی فی الكبير (16846) من طریق ابن لهيعة، عَنْ زَبَّانٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا -

وللحديث شاهد صحيح من حديث أبي أمامة رضي الله عنه (سنن أبي داود: 4063)

<p>[91]- قسم ہے اللہ کی، تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اور اس کے والد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ (مستدرک بروایت فاطمہ بنت عتبہ)</p>	<p>[91]- "والله لا يكون أحدكم مؤمنا حتى أكون أحب إليه من ولده ووالده" (ك) عن فاطمة بنت عتبة).</p>
<p>((صحیح لغیرہ)) الحاکم فی المستدرک (3805 ت مصطفیٰ عبد القادر عطاء) من طریق مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُبَيْةَ - اس سند میں محمد بن عجلان کا عنعنہ موجود ہے لیکن یہ حدیث دوسرے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ دیکھیں ج # 70 -</p>	

<p>[92]- تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے</p>	<p>[92]- "لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من نفسه" (حم عن عبد الله بن</p>
---	--

<p>نزدیک میری ذات، اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ (مسند احمد بروایت عبد اللہ بن ہشام)</p>	<p>ہشام)۔</p>
<p>((صحیح)) احمد (17682، 18569، 21913)، والبخاری فی الصحیح (6170)، ولعقوب بن سفیان فی المعرفة (51)، وابن ابی خثیمہ فی السفر الثانی من تاریخ الکبیر (624)، والبزار (2951، البحر الزخار)، والدولابی فی الکفی (2031)، والطبرانی فی الاوسط (325)، والحاکم فی المستدرک (5914)، والبیہقی فی الشعب (1316)، والبعوی فی شرح السنہ (21)، وغیرہم من طریق ابن لہیعہ ورشدین بن سعد وحوۃ بن شریح عن اَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ "، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْآنَ يَا عُمَرُ "۔ عبد اللہ بن ہشام فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بجز میری جان کے تمام چیزوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں تو آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے (تمہارا ایمان کامل نہیں) جب تک کہ میں تمہاری جان سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اب خدا کی قسم آپ مجھ کو میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب اے عمر (تیرا ایمان کامل ہو گیا)۔ (یہ الفاظ بخاری کے ہیں)۔</p>	

<p>تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی ذات اور میرے</p>	<p>[93]- "لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من نفسه، وأهلي أحب إليه من أهله، وعترتي أحب إليه من عترته، وذريتي أحب إليه من ذريته" (طب هب عن عبد</p>
---	--

<p>اہل اس کے اہل سے اور میرا خاندان اس کے خاندان سے اور میری آل اس کی آل سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ (الطبرانی فی الکبیر، شعب الیمان للبیہقی، بروایت عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابيه)</p>	<p>الرحمن بن أبي لیلی عن أبيه).</p>
<p>((ضعیف)) الطبرانی فی الکبیر (6300)، وفی الاوسط (5940)، والبیہقی فی الشعب (1418)، من طریق سعید بن عمرو بن أبي نصر السکونی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ (داود بن بلال بن أحیحة رضي الله عنه) مرفوعاً۔ اس سند میں سعید بن عمرو بن ابی نصر السکونی کو ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور کوئی جرح یا تعدیل ذکر نہیں کی (4/50)، لہذا یہ مہول الحال ہے۔ اور محمد بن ابی لیلی ضعیف الحدیث ہیں۔</p>	

<p>[94]- تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت نہ کرنے والا بن جائے۔ (مسند احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[94]- "لا يؤمن أحدكم حتى يحب المرأة لا يحبه إلا لله" (حم عن أنس).</p>
<p>((متفق علیہ)) معمر بن راشد فی الجامع (932)، وعبد الله بن المبارك فی المسند (30)، وفی الزهد (813)، وابو داؤد الطیالسی (2058)، واحمد بن حنبل (11782، 12527، 12544، 13154، 13330، 13634، 13787)، وعبد بن حمید (1335)، والبخاری (15، 20، 5608، 6456)، ومسلم (63، 64)، والترمذی (2565)، وابن ماجہ (4031)، وعبد الله بن احمد فی السنہ (670)، والبخاری (1792، 2135، 2329، 2625، البحر الزخار)، والنسائی فی الصغری (4928، 4929)، وابو یعلیٰ (2963، 2785، 3099، 3208، 3211)، وابو بکر الخلال فی السنہ (1246، 1306)، ابن حبان (240، 241)، والطبرانی فی الاوط (241)، وابن منده فی الایمان (279، 280، 281)،</p>	

واللاکائی (1327)، وابو نعیم فی الحلیۃ (59، 2507) وفی المستخرج (136، 137)، والبیہقی فی الکبری (19404)، وفی الشعب (386، 1504، 1505، 8429، 8890، 1311، 1312) وفی الآداب (838، 168)، وفی القضاء (326) وفی الاربعون (37)، والبغوی فی شرح السنہ (19) وغیرہم عن أنسٍ رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ، أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَغُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُفْذَفَ فِي النَّارِ" - انس رضي الله تعالى عنه نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تین باتیں جس کسی میں ہو گئیں، وہ ایمان کی مٹھاس (مزہ) پائے گا، اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں اور جس کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ ہی کے لئے کرے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔ (بخاری)

وفي رواية: "لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ" - (بخاری)۔

<p>[95]- کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی خیر و بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (الخراطي في مكارم الاخلاق بروایت انس رضي الله عنه)</p>	<p>[95]- "لا يؤمن عبد حتى يحب للناس ما يحب لنفسه من الخير" (الخراطي في مكارم الأخلاق عن أنس).</p>
<p>((متفق عليه)) ابن المبارک فی الزہد (663)، وابو داؤد الطیالسی (2103)، واحمد بن حنبل (12561)، 12896، 13366، 13600، 13601، 13683، 13799)، وعبد بن حمید (1182)، والدارمی (2657)، والبخاری (12)، ومسلم (67، 68)، والترمذی (2452)، وابن ماجہ (65)، والہزار (2613)، البحر الزخار)، والنسائی فی الصغری (4956، 4957، 4979)، وابو یعلی (2858، 2920)، 2935، 3041، 3108، 3139، 3209)، وابن حبان (237، 238)، وغیرہم عن أنس، عن النبي</p>	

صلي الله عليه وسلم قَالَ: " لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ " -
اور یہ الفاظ احمد کی روایت میں مروی ہیں لیکن اس میں بھی للناس کی جگہ لایہ ہے۔

<p>[96]- تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جائے۔ (ابن عساکر بروایت اسید بن عبد اللہ بن زید القسری عن ابیہ عن جدہ)</p>	<p>[96]- "لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه والمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، لا يؤمن أحدكم حتى يأمن جاره شراً" (ابن عساکر عن اسید بن عبد اللہ بن زید القسری عن أبیه عن جدہ).</p>
--	--

((استادہ موضوع)) ابن عساکر فی تاریخ دمشق (6349)۔ البتہ یہ حدیث ٹکروں میں دوسرے صحابہ کی احادیث سے ثابت ہے۔ مثلاً پہلے حصے کے لئے دیکھیں سابق حدیث۔ دوسرے حصے کے لئے دیکھیں ح # 76۔ تیسرے حصے کے لئے دیکھیں صحیح البخاری (6016 ط دار السلام) اور اگلی حدیث۔ نیز دیکھیں کنز العمال ح # 748۔

<p>[97]- بندہ اس وقت تک مشرف بایمان نہیں ہو سکتا، تاوقتیکہ اس کی زبان اور دل یکساں نہ ہو جائیں اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہو جائے۔</p>	<p>[97]- "لا يؤمن عبد حتى يكون لسانه وقلبه سواء وحتى يأمن جاره بوائقه ولا يخالف قوله فعله" (ابن النجار عن أنس).</p>
--	--

<p>اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔ (ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	
<p>((اسنادہ ضعیف)) ابن عساکر فی تاریخ دمشق (66615)۔ اس سند میں انس سے روایت کرنے والا راوی "حماد بن بشر العبدي" مجھول الحال ہے۔ لیکن اس سے ملتی جلتی روایت ابن ابی شیبہ (24836)، احمد (12799)، ابن ابی الدنیاء فی الصمت (9)، وفی المکارم (336، 337)، ابو یعلیٰ (4191)، حاکم (7364)، اور المروزی (تعظیم قدر الصلاة: 546، 547، 548) وغیرہ نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:</p> <p>عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارَهُ بِوَأَقَّةٍ۔ "انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا: وہ شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہو۔" (لفظ ابن ابی شیبہ)</p> <p>اور امام احمد وغیرہ کی روایت کے الفاظ ہیں:</p> <p>"لَا يَسْتَقِيمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ، وَلَا يَدْخُلُ رَجُلٌ الْجَنَّةَ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بِوَأَقَّةٍ" حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مستقیم نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل مستقیم نہ ہو، اور دل اس وقت تک مستقیم نہیں ہو سکتا جب تک زبان مستقیم نہ ہو، اور کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہو۔ (دیکھیں کنز العمال: 24925)۔</p>	

<p>بندہ اچھی طرح ایمان کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک کہ اس کی محبت و نفرت اللہ عز و جل ہی کے لئے نہ ہو جائے پس جب وہ اللہ عز و جل ہی کے لئے محبت و</p>	<p>[98]- "لا يجد العبد صريح الإيمان حتى يحب ويغض لله فإذا أحب لله وأبغض لله فقد استحق الولاية من الله وإن أوليائي من عبادي وأحباي من خلقي الذين يذكرون"</p>
---	---

<p>نفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے والایت کا مستحق ہو گیا، اور میرے بندوں میں میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔ (الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن الحمق)</p>	<p>بذکری وأذكر بذکرهم" (طب عن ابن عمرو بن الحمق).</p>
<p>((ضعیف)) الطبرانی فی الاوسط (667) عن عمرو بن الحمق ورواه احمد (15242)، وابن ابی الدنیاء فی الاولیاء (19)، وابو نعیم فی الحلیۃ (5) عن عمرو بن الجحوح رضی اللہ عنہ وهو الصواب کلہم من طریق: الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ مَرْفُوعًا۔ شیخ البانی فرماتے ہیں کہ اس کی سند مسلسل بالعلل ہے: پہلی: انقطاع؛ ابن حجر تعجیل میں ابو منصور کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث مرسل ہے یعنی اس نے عمرو بن الجحوح کو نہیں پایا۔ دوسری: ابو منصور کی جہالت، شیخ البانی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں پتہ کس نے اس کی توثیق کی ہے۔ تیسری: عبد اللہ بن ولید کے متعلق حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "وہ لین الحدیث ہے"۔ چوتھی: رشدین بن سعد المصری بھی ضعیف ہے (دیکھیں تقریب)۔ سلسلۃ الضعیفہ: 5621۔</p>	

<p>[99]- بندہ ایمان کی حقیقت کا اس وقت تک حقدار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا غصہ اور ناراضگی اللہ عزوجل کے لئے نہ ہو جائے پس جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ</p>	<p>[99]- "لا يحق العبد حقيقة الإيمان حتى يغضب لله ويرضى لله فإذا فعل ذلك فقد استحق حقيقة الإيمان وإنما أحباي وأولياي الذين يذكرون بذكري وأذكر</p>
---	--

<p>ایمان کی حقیقت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور میرے محبوب اور میرے اولیاء وہ لوف ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔ (الطبرانی فی الاوسط بروایت عمرو بن الحمق)</p>	<p>بذکرهم" (طس عن محمد بن عمرو بن الحمق) * وضعف</p>
<p>((ضعیف)) دیکھیں پچھلی حدیث۔</p>	

اللہ کے لئے محبت اللہ کے لئے نفرت ایمان کی علامت ہے

<p>[100]- بندہ کامل طرح ایمان کا حقدار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی محبت و نفرت اللہ عز و جل ہی کے لئے نہ ہو جائے پس جب وہ اللہ عز و جل ہی کے لئے محبت و نفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عز و جل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہو گیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ (مسند احمد بروایت عمرو بن الحمق)</p>	<p>[100]- " لا يحق العبد حق صريح الإيمان حتى يحب لله ويغضب فإذا أحب لله وأبغض فقد استحق الولاية من الله تعالى فإن أوليائي من عبادي وأحباي من خلقي الذين يذكرون بذكري وأذكر بذكرهم" (حم) عن ابن عمر بن الحمق.</p>
<p>((ضعیف)) دیکھیں ج # 98۔</p>	

<p>[101]- کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، سنن سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[101]- "لا يبلغ العبد حقيقة الإيمان حتى يحب للناس ما يحب لنفسه من الخير" (ع حب ص عن أنس).</p>
<p>((صحیح)) دیکھیں ح # 95۔</p>	

<p>[102]- کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ یقین نہ کر لے کہ جو مصیبت اس کی پہنچی وہ چوک جانے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تھی۔ (س وحسنہ، الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[102]- "لا يبلغ العبد حقيقة الإيمان حتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وما أخطأه لم يكن ليصيبه" (س وحسنه طب کر عن أبي الدرداء).</p>
<p>((صحیح)) احمد (26839)، وابن ابی عاصم فی السنہ (198)، والبزار (28، البحر الزخار)، والفریابی فی القدر (167)، والطبرانی فی المسند (2174)، وابو نعیم فی الحلیۃ (1401)، والقضائی فی مسند الشہاب (835، 836)، والبیہقی فی الشعب (199) وفی القضاء والقدر (150)، والواحدی فی الوسیط (412)، وابن عساکر (12306) عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوعًا۔ وفي الباب عن ابو هريرة، وأنس بن مالك، وجابر بن عبد الله، وعبد الله بن عمر، وسهل بن سعد،</p>	

وعبد الله بن مسعود، وعلي بن ابي طالب رضي الله عنهم

<p>[103]- ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے مامون نہ جائے (ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[103]- " لكل شيء حقيقة وما يبلغ العبد حقيقة الإيمان حتى يحب للناس ما يحب لنفسه وحتى يأمن جاره من بوائقه " (کر عن ابن عمر).</p>
<p>((اسنادہ ضعیف جدا)) ابن عدی فی الکامل (6869)، ابو یعلیٰ الموصلی (بحوالہ اتحاف الخیرہ: 4681)، والحسن بن رشیق فی جزئہ (80)، وابن عساکر فی التاريخ (39275، 39276، 39277)، والرافعی فی تاریخ قزوین (1525) من طریق هُشَيْمٍ، عَنِ الْكَوْثَرِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا۔ اس سند میں ہشیم بن بشیر مدلس ہے اور کوثر بن حکیم سخت ضعیف و متروک الحدیث ہے (دیکھیں لسان المیزان: 426/6)۔</p> <p>• ابن القیسرانی اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں: " (فیہ) کوثر بن حکیم متروک الحدیث " (ذخیرۃ الحفاظ: 5/2746)۔</p> <p>• علامہ بوسیری فرماتے ہیں: " هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ لِّضَعْفِ كَوْثَرِ بْنِ حَكِيمٍ " (اتحاف الخیرہ: 4681)</p>	

<p>[104]- کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی بھلائی پسند نہ</p>	<p>[104]- " لا يبلغ عبد حقيقة الإيمان حتى يحب للناس ما يحب لنفسه " (ابن جریر عن ابن عمر).</p>
--	--

کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ابن جریر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)	
((ضعیف جدا)) یہ حدیث ابن جریر کی کسی کتاب میں مجھے نہ مل سکی، واللہ اعلم۔ دیکھیں پچھلی حدیث۔	

[105]- "أوثق عرى الإسلام أن تحب في الله وتبغض في الله" (ابن أبي الدنيا في كتاب الإخوان عن البراء).	[105]- اسلام کی سب سے زیادہ مضبوط رسی اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت کرنا ہے۔ (ابن ابی الدنیاء کی کتاب الاخوان بروایت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ)
((اسنادہ ضعیف)) ابو داود الطیالسی (778)، وابن ابی شیبہ فی المصنف (29830، 33648) وفی الایمان (106)، واحمد (18157)، وابن ابی الدنیاء فی الاخوان (1)، والمروزی فی تعظیم قدر الصلاة (348)، والبیہقی فی الشعب (12، 8889)، وغیرہم عن لیث، عن عمرو بن مرة، عن معاوية بن سويد بن مقرن، عن البراء بن عازب۔ اس سند میں لیث بن ابی سلیم موجود ہے جو ضعیف الحدیث ہے۔ لیکن اس حدیث کے شواہد عبد اللہ بن مسعود، ابن عباس، اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ملتے ہیں اور شاید اسی بناء پر شیخ البانی نے اس حدیث کو "حسن لغیرہ" کہا ہے (صحیح الجامع: 2009 و صحیح الترغیب: 3030)۔ لیکن وہ تمام شواہد ضعیف ہیں اور ان کا ضعف اتنا خفیف نہیں کہ حسن لغیرہ بن جائیں، واللہ اعلم۔	

[106]- "لا يستكمل عبد الإيمان حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه وحتى يخاف الله في مزاحه وجده" (أبو نعيم في المعرفة عن أبي مليكة الداري)	[106]- کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے
--	---

<p>پسند کرتا ہے۔ اور جب تک کہ اپنے مذاق اور سنجیدہ پن میں بھی اللہ عزوجل سے نہ ڈرے۔ (المعرفة لابن نعیم بروایت ابی ملیکۃ الداری)</p>	
<p>((اسنادہ مرسل)) البخاری فی تاریخ الکبیر (9/74)، وابو نعیم معرفۃ الصحابہ (6/3021)، وابن عبد البر فی الاستیعاب (4/1760)، عن أبو صالح عن معاوية عن راشد بن سعد عن أبي مليكة الذماري مرفوعا۔ أبو مليكة کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ بخاری و دیگر تمام مذکورہ بالا محدثین نے ان کی صحبت کو بالتمريض بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ امام بخاری، جنہوں نے یہ حدیث ابو صالح سے روایت کی ہے، نے اسے صرف "ما يحب لنفسه" تک روایت کیا ہے۔ باقی الفاظ ابو نعیم نے نقل کئے ہیں لیکن اپنی کوئی سند نہیں بیان کی۔</p>	

<p>[107]- کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ پیدا ہو جائیں، تندستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور سلام کرنا۔ (الخراطی فی مکارم الاخلاق بروایت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[107]- "لا يستكمل العبد الإيمان حتى يكون فيه ثلاث خصال الانفاق في الاقتار والانصاف من نفسه وبذل السلام" (الخراطی فی مکارم الأخلاق عن عمار بن ياسر) الديلمي عن أنس.</p>
<p>((اسنادہ ضعیف جدا)) الخراطی فی مکارم الاخلاق (360، 573 شاملہ (343، 548 جوامع))، ومن طريقه القضاة فی مسند الشهاب (837 جوامع) عن أبو يوسف يعقوب بن إسحاق القلوسي، حدثنا محمد بن عروعة، حدثني سكين أبو سراج، قال: سمعت الحسن، يحدث عن عمار بن ياسر۔ اس سند میں سکین ابو سراج منکر الحدیث ہے (دیکھیں لسان المیزان: 4/96، ت ابو غدہ)۔ اور حسن البصری نے عمار بن یاسر سے نہیں سنا لہذا یہاں انقطاع بھی موجود ہے۔ یہ حدیث دوسرے الفاظ میں عمار سے</p>	

موقوفاً ثابت ہے، دیکھیں ح # 88۔

جہاں تک انس کی حدیث کا تعلق ہے تو اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں درج ذیل سند سے روایت کیا ہے:

أخبرنا أبي ، ومحمد بن طاهر الحافظ ، قالا : أخبرنا علي بن أحمد بن يوسف القرشي ، حدثنا علي بن الحسن بن إبراهيم الموصلي ، حدثنا عبد القاهر الموصلي ، حدثنا هارون بن موسى بن محمد ، حدثنا موسى بن إسحاق الأنصاري ، حدثنا محمد بن علي الملقط ، حدثنا خطاب بن سنان ، عن قيس بن الربيع ، عن ثابت بن ميمون ، عن محمد بن سيرين ، عن أنس مرفوعاً - (بحواله غرائب الملتقطه: 1/ 2841) اور یہ سند مسلسل بالمجاہل ہے جبکہ قیس بن الربیع ضعیف ہے۔

<p>[108]- کھانا کھاؤ، اور ہر ایک کو سلام کرو خواہ جان پہچان ہو یا نہیں۔ (احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ) اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تھا کہا اسلام میں کیا چیز بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ان کو مذکورہ بالا جواب ارشاد فرمایا تھا۔</p>	<p>[108]- "تطعم الطعام وتقري السلام على من عرفت ومن لم تعرف" (حم خ م د ن ه عن ابن عمر) "إن رجلاً سأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أي الإسلام خير قال "فذكره".</p>
--	---

((متفق عليه)) احمد (6402)، والبخاری فی الصحیح (11، 12، 5794) وفی الادب (1005، 1036)، ومسلم (59)، وابوداؤد (4522)، وابن ماجہ (3252)، والنسائی فی الصغری (4940)، وابن حبان (510)، وابن مندہ فی الایمان (314)، وابو نعیم فی الحلیۃ (1004) وفی المستخرج (132)، وابن حزم فی المحلی (49)، والبیہقی فی الشعب (3086، 8223) وفی الآداب (196)، وابن عبد البر فی الاستذکار (1164)، والنخبط فی التاریخ (2683)، والبقوی فی شرح السنہ (3203) من طریق لیث بن سعد، عن یزید بن أبی حبيب، عن أبی الخیر، عن عبد الله بن عمرو، أن رجلاً سأل النَّبِيَّ صلى الله عليه

وسلم أيُّ الأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: " أَنْ تُطْعِمَ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأَ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ - تنبيه: مؤلف کنز العمال نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر بن الخطاب کی طرف منسوب کیا ہے جبکہ یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے، رضی اللہ عنہم۔

الفصل الثالث في فضل الإيمان والإسلام

فصل سوم۔۔۔۔ ایمان و اسلام کی فضیلت میں

اس فصل کے دو حصے ہیں

الفرع الأول في فضل الشهادتين

پہلا حصہ۔۔۔۔ شہادتین کی فضیلت میں

<p>[109]- اللہ عز و جل قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ہر دفتر انتہاء نظر تک بھیلایا ہو گا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کر</p>	<p>[109]- "إن الله سيخلص رجلا من أمتي على رؤوس الخلائق يوم القيامة فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول أأنكر من هذا شيئا أظلمك كتبني الحافظون فيقول لا يا رب فيقول أفلك عذر فيقول لا يا رب فيقول بلى إن لك عندنا حسنة وإنه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله فيقول</p>
--	--

<p>دیا ہو؟ وہ عرض کرے گا! نہیں پروردگار۔۔۔ بھرتبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار۔۔۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔۔۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اعبده رسولہ درج ہو گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے! جا اس کا وزن کرا لے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟۔۔۔ اور کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر وزنی ہو جائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے، بے شک اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز و نی نہیں۔ (مسند احمد، مستدرک، شعب الایمان للبیہقی بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ)</p>	<p>أحضر وزنك فيقول يا رب ماهذه البطاقة مع هذه السجلات فيقال فإنك لا تظلم فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا يتقل مع اسم الله تعالى شيء" (حم ت ك هب عن [ابن عمرو]).</p>
<p>((صحیح)) عبد اللہ بن المبارک فی المسند (102)، ونعیم بن حماد فی الزہد (377)، و احمد بن حنبل (6818، 6889)، عبد بن حمید (347)، والترمذی (2582) وقال: "حسن غریب"، وابن ماجہ (4298)، وابن حبان (228)، والطبرانی فی الاوسط (4865) وفی الدعاء (1381)، والحاکم فی</p>	

المستدرک (9، 1870) وقال: "هذا حديث صحيح"، والبيهقي في الشعب (264)، وغيرهم من طريق الليث بن سعد، قال: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ وهذا الإسناد صحيح رجاله كلهم ثقات۔

تنبیہ: کنز العمال کے اصل متن میں یہ حدیث ابن عمرو کی بجائے ابن عمر یعنی ابن الخطاب کی طرف منسوب ہے جو کہ غلطی ہے اسے یہاں ٹھیک کر دیا گیا ہے۔

<p>[110]- "یصاح برجل من أمتي يوم القيامة على رؤوس الخلائق فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل سجل مد البصر ثم يقول الله تبارك وتعالى هل تنكر من هذا شيئا فيقول لا يا رب فيقول أظلمك كتبي الحافظون فيقول لا يا رب ثم يقول ألك عذر ألك حسنة فيهاب الرجل فيقول لا فيقول بلى إن لك عندنا حسنة وإنه لا ظلم عليك اليوم فتخرج له بطاقة فيها أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات فيقول إنك لا تظلم فتوضع السجلات في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة " (خ ك عن ابن عمرو)۔</p>	<p>[110]- قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر انتہاء نظر تک بھیلایا ہو گا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائیں گے! شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کر دیا ہو؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ یا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ آدمی خوفزدہ ہو کر عرض کرے گا نہیں پروردگار۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے</p>
--	--

<p>فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔۔۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ درج ہو گا۔ تب اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے جا اس کو وزن کرا لے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔۔۔ اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔۔۔ اور پھر کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر وزنی ہو جائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے۔ (بخاری، المستدرک للحاکم بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ)</p>	
<p>((صحیح)) دیکھیں پچھلی حدیث۔ تبیین: اسے بخاری کی طرف منسوب کرنا مصنف کی غلطی ہے کیونکہ یہ حدیث بخاری میں موجود نہیں ہے۔ اسی لئے محقق کنز العمال نے بھی اس پر اصل متن میں ضرب لگائی ہوئی ہے۔</p>	

<p>[111]- لوگوں کو یہ اعلان سنا دو کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت</p>	<p>[111]- "أذن في الناس أن من شهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له مخلصا</p>
--	--

<p>دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ تنہا دیکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>دخل الجنة " (ع عن عمر).</p>
<p>((اسنادہ حسن)) البزار (189، البحر الزخار)، وابو یعلیٰ الموصلی (5، المقصد العلی)، وابن خزیمہ فی التوحید (504)، والطبرانی فی المسند (1387)، وفی الاوسط (2652) وفی الدعاء (1363)، والفاکھی فی الفوائد (228)، وابن بشران فی الامالی (488)، وابو نعیم فی الحلیۃ (14505) وفی اخبار اصحابہ (476)، وغیرہم من طریق بدل بن المحبر أبو المنیر، قَالَ : نَا زَائِدَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ مَرْفُوعًا۔ اس سند پر کچھ کلام بھی ہے لیکن اس سے حدیث کی صحت پر کچھ فرق نہیں پڑتا ان شاء اللہ۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (دیکھیں صحیح الجامع: 851)</p>	

<p>[112]- (اے ابو ہریرہ) بطور نشانی میرے یہ دو جوتے لے جاؤ، اور اس دیوار کے پیچھے جو بھی ایسا شخص ملے کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو تو اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ (مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[112]- "اذهب بنعلي هاتين فممن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد أن لا إله إلا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة" (م عن أبي هريرة).</p>
<p>((صحیح)) مسلم (49)، وابن حبان (4641)، وابن الاعرابی فی المعجم (402)، وابو نعیم فی المستخرج (119)، والبیہقی فی الاعتقاد (2) وفی الشعب (5)، والبغوی فی الانوار (845) وغیرہم۔</p> <p>مکمل حدیث صحیح مسلم اس طرح ہے:</p> <p>حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا فُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ</p>	

فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهَرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَرَعْنَا
 فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَغَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ
 لِبَنِي النَّجَارِ فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَحَدٌ لَهُ بَابٌ فَلَمْ أَحَدٌ فَإِذَا رِبْعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بَنِي خَارِجَةَ وَالرَّبِيعِ
 الْجَذُولِ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الشَّعْلَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهَرِنَا فَقُمْتُ فَأَبْطَأَتْ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ
 تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَرَعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَغَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الشَّعْلَبُ وَهَؤُلَاءِ
 النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلِيهِ قَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَائِي هَذَا
 الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بِبَشَرَةٍ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا
 هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ
 يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بِبَشَرَةٍ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْ فَخَرَزْتُ لِاسْتِي
 فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَارْجِعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً وَرَكِبَنِي عُمَرُ
 فَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ
 فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيْ ضَرْبَةً خَرَزْتُ لِاسْتِي قَالَ ارْجِعْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ يَا عُمَرُ
 مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّ أَنْتَ وَأُمِّي أَبْعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بِبَشَرَةٍ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ
 عَلَيْهَا فَخَلَّاهُمْ يَعْمَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّاهُمْ

زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، ابوکثیر، ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور دیر تک تشریف نہ لائے ہم ڈر گئے کہ کہیں (اللہ نہ کرے) آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو۔ اس لئے ہم گھبرا کر کھڑے ہو گئے سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ ہوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ بنی نجار کے باغ تک پہنچ گیا ہر چند باغ کے چاروں طرف گھوما مگر اندر جانے کا کوئی دروازہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک نالہ دکھائی دیا جو بیرونی کنوئیں سے باغ کے اندر جا رہا تھا میں اسی نالہ میں سمٹ کر گھر کے اندر داخل ہوا اور آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ ہمارے سامنے تشریف فرما تھے

اور اچانک اٹھ کر تشریف لے گئے اور دیر ہو گئی تو ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں کوئی حادثہ نہ گزرا ہو اس لیے ہم گھبرا گئے۔ سب سے پہلے مجھے ہی گھبراہٹ ہوئی (تلاش کرتے کرتے) اس باغ تک پہنچ گیا اور لوٹری کی طرح سمٹ کر (نالہ کے راستہ سے) اندر آگیا اور لوگ میرے پیچھے ہیں۔ آپ نے اپنے نعلین مبارک مجھے دے کر فرمایا ابو ہریرہ! میری یہ دونوں جوتیاں (بطور نشانی) لے جاؤ اور جو شخص باغ کے باہر دل کے یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہوا ملے اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ (میں نے حکم کی تعمیل کی) سب سے پہلے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ انہوں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوتیاں ہیں۔ آپ نے مجھے یہ جوتیاں دے کر بھیجا ہے کہ جو مجھے دل کے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہوا ملے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر ہاتھ سے میرے سینے پر ایک ضرب رسید کی جس کی وجہ سے میں سرینوں کے بل گر پڑا۔ کہنے لگے اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! لوٹ جا۔ میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور میں رو پڑنے کے قریب تھا۔ میرے پیچھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میری ملاقات عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور جو پیغام آپ نے مجھے دے کر بھیجا تھا میں نے ان کو پہنچا دیا۔ انہوں نے میرے سینے پر ایک ضرب رسید کی جس کی وجہ سے میں سرینوں کے بل گر پڑا اور کہنے لگے لوٹ جا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا آپ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جوتیاں دے کر حکم دیا تھا کہ جو شخص دل کے یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے اس کو جنت کی بشارت دے دینا۔ فرمایا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا آپ ایسا نہ کریں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ (عمل کرنا چھوڑ دیں گے) اور اسی فرمان پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ ان کو عمل کرنے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اچھا تو) رہنے دو۔

<p>[113]- اے ابن خطاب جاؤ! لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومنین کے سوا کوئی داخل نہ ہو گا۔ (مسند احمد، مسلم بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[113]- "یا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس: لا يدخل الجنة إلا المؤمنون" (حم م عن عمر).</p>
<p>((صحیح)) احمد (205، 318)، والدارمی (2410)، ومسلم (169)، والترمذی (1497) وقال: "حسن صحیح غریب"، وابن حبان (4965)، والبزار (216)، البحر الزخار، ويعقوب بن شبيب في مسند عمر (8)، وابن المنذر في الاوسط (37)، وابو عوانه في المستخرج (106)، وابن منده في الايمان (642)، وابو نعيم في المستخرج (253)، والبيهقي في الشعب (4017) وفي الكبرى (16747)، واللاکائی في شرح اصول الاعتقاد (1448) وغيرهم من طريق عكرمة بن عمار، قال: حَدَّثَنِي سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَرْفُوعًا.</p>	

<p>[114]- اے ابن عوف! اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ مومن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (ابو داؤد بروایت العریاض)</p>	<p>[114]- "یا ابن عوف اركب فرسك ثم ناد: إن الجنة لا تحل إلا لمؤمن" (د عن العریاض).</p>
<p>((اسنادہ ضعیف)) ابو داؤد (2655)، والمروزی فی السنہ (347)، وابن ابی عاصم فی الاحاد والمثنائی (1217، 1218) والطبرانی فی المسند (688)، والبیہقی (204/9) وابن عبد البر (62)، والنخعی فی الکفایہ (6) من طریق أشعث بن شعبة، حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الْأَخْوَصِ، يُحَدِّثُ عَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ مَرْفُوعًا.</p> <ul style="list-style-type: none"> • امام ذہبی فرماتے ہیں: "فیه أشعث فیه ضعف" (المہذب: 3770/7). • حافظ محمد المناوی فرماتے ہیں: "فی إسناده أشعث بن شعبة المصيصي وفيه مقال" (تخریج احادیث المصانح: 140/1). 	

- شیخ البانی فرماتے ہیں: "ضعیف" (ضعیف ابی داؤد: 3050)۔
- شیخ زبیر علی زئی فرماتے ہیں: "إسناده ضعيف.... أشعث بن شعبة وثقه ابن حبان وحده، وضعفه أبو زرعة وغيره، والراجح أنه ضعيف، ولم يثبت توثيقه عن أبي داؤد لجهالة الناقل عنه، وقال الذهبي، 'ليس بقوي' (ديوان الضعفاء: ٤٧٣). " (تحقیق ابی داؤد: 3/462)۔

فاسق شخص سے بھی دین کا کام لیا جاتا ہے

<p>[115]- اے بلال! کھڑے ہو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کسی فاسق شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کروا لیتے ہیں۔ (بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[115]- "يا بلال قم فأذن لا يدخل الجنة إلا مؤمن وإن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر" (خ عن أبي هريرة).</p>
<p>((متفق علیہ)) عبد الرزاق (9338)، احمد (7893)، البخاری (2850، 6144)، و مسلم (166)، والروزی فی تعظیم قدر الصلاة (582)، وابن حبان (4617)، وابو عوانہ (103)، والطبرانی فی المسند (2951) وفی الصغیر (337) وفی الاوسط (3504)، وابو نعیم فی الحلیة (12855)، والبیہقی فی الکبری (15478) وفی الدلائل (1636)، وابن منده فی الایمان (162)، وغیرہم۔</p>	

<p>[116]- جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کت ساتھ مجھ سے اس طرح ملے کہ اس میں کچھ شک نہ کرتا ہو تو وہ</p>	<p>[116]- "أشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله لا يلقاني بهما عبد غير شاك فيهما إلا دخل الجنة" (حم م عن أبي</p>
---	---

ہریرہ)۔	جنت میں داخل ہو گا۔ (مسند احمد، مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)
<p>((صحیح)) احمد (8442، 9260)، و مسلم (42)، والنسائی فی الصغری (668) و فی الکبری (1627)، (8474، 8476)، و ابو عوانہ فی المستخرج (11، 12، 13)، و ابن حبان (1701)، و الحاکم (688)، و ابن مندہ فی الایمان (86، 87، 88)، و ابو نعیم فی الحلیۃ (6315) و قال: "صحیح متفق علیہ" و فی الدلائل (324)، و البیہقی فی الدلائل (1997، 2376)، و غیر ہم۔</p>	

[117]- "إني لأعلم كلمة لا يقولها عبد عند موته إلا كانت نورا لصحيافته وإن جسده وروحه ليجدان لها روحا عند الموت" (ن ه ح عن طلحة).	[117]- میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو بندہ موت کے وقت کہہ لے تو وہ کلمہ اس کے اعمال ناموں کے لئے نور بن جاتا ہے۔ اور اس کا جسم اور روح موت کے وقت اس کلمہ کی وجہ سے خوشی اور تروتازگی پاتے ہیں۔ (نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان بروایت طلحہ رضی اللہ عنہ)
<p>((صحیح)) احمد (251)، و ابن ماجہ (3793)، و النسائی فی الکبری (10429)، و البزار (856، 860)، و البحر الزخار)، و ابن خزیمہ فی التوحید (476)، و ابن حبان (204، 205، مع التعليقات الحسان)، و الطبرانی فی الکبیر (20266)، و الحاکم (223، 1229، 1230)، و ابن ابی عاصم فی الاحاد و المثانی (201)، و البیہقی فی الاسماء و الصفات (178، 179)، و الضیاء المقدسی فی المختارہ (111)، و غیر ہم</p> <p>عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ سَعْدَى الْمُرِّيَّةِ، قَالَتْ: مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لَكَ مُكْتَبًا أَسَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ، إِلَّا كَانَتْ نُورًا لَصَحِيفَتِهِ، وَإِنْ جَسَدُهُ وَرُوحُهُ لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ"، فَلَمْ أَسْأَلْهُ حَتَّى تُؤَيِّيَ، قَالَ: أَنَا</p>	

أَعْلَمَهَا هِيَ الَّتِي أَرَادَ عَمَّهُ عَلَيْهَا , وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ شَيْئًا أَنْجَى لَهُ مِنْهَا لَأَمَرَهُ۔ " حضرت سعد المر یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا تمہیں کیا ہوا رنجیدہ کیوں ہو؟ کیا تمہیں اپنے چچا زاد بھائی کی امارت اچھی نہیں لگتی؟ جواب دیا یہ بات نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے جو بھی موت کے وقت وہ کلمہ کہے گا وہ کلمہ اس کے نامہ اعمال کو روشن کر دے گا اور موت کے وقت اسکی کلمہ کو خوشبو (اور اسکی وجہ سے راحت) اس کے جسم اور روح دونوں کو محسوس ہوگی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ کلمہ دریافت نہ کر سکا کہ آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے وہ کلمہ معلوم ہے وہ کلمہ وہی ہے جو آپ نے اپنے چچا سے (کہلوانا) چاہا تھا اور اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کوئی چیز اس کلمہ سے زیادہ آپ کے چچا کے لئے باعث نجات ہے تو انکے سامنے وہ رکھ دیتے۔ " (یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں)۔

اس حدیث کو شیخ البانی نے صحیح ابن حبان کی تحقیق اور صحیح الجامع (2492) میں صحیح کہا ہے۔ جبکہ حافظ ابن حجر اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں: "حسن رواۃ موثقون" (الفتوحات الربانیہ: 4/112)۔

اسی طرح ابن القیم نے بھی اس کو الجواب الکافی (150) میں صحیح کہا ہے۔

<p>[118]- لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (نسائی)</p> <p>بروایت سہل بن حنیف و بروایت زید بن خالد الجہنی)</p>	<p>[118]- "بشر الناس أنه من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له وجبت له الجنة" (ن عن سهل بن حنيف وعن زيد بن خالد الجهني).</p>
<p>((صحیح لغیرہ)) النسائی فی السنن الکبری (9/408 ح 10885 ت حسن عبد المنعم ثبلی) عن سلیمان بن داود، عن ابن وهب، قال: أخبرني عمرو بن الحارث، أن عبد ربه بن سعيد، حدثه، عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف مرفوعا۔ وقال المحقق: "تفرد به النسائي من بين أصحاب الكتب الستة"</p>	

<p>[119]- ہر گز کوئی بندہ قیامت کے روز اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہوا نہ آئے گا مگر اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد، بخاری بروایت عتبان بن مالک)</p>	<p>[119]- "لن يوافي عبد يوم القيامة يقول لا إله إلا الله يبتغي بها وجه الله إلا حرم الله عليه النار" (حم خ عن عتبان بن مالك).</p>
<p>((صحیح)) ابن ابی شیبہ فی المسند (568)، والبخاری (5970)، وابن ابی عاصم فی الاحاد والمثنائی (1720)، والنسائی فی الکبری (10975)، وابی یعلی (3415)، وابو عوانہ (17)، والطبرانی فی الکبیر (14487)، والبیہقی فی الاسماء والصفات (186، 662)، وابو نعیم فی المستخرج (121) وغیرہم۔</p> <p>دیکھیں ح # 124</p>	

<p>[120]- کسی بندہ نے لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کیا۔۔۔ پھر اسی پر مر گیا مگر وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو، خواہ اس نے چوری کی اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔۔۔ خواہ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ بروایت ابو ذر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[120]- "ما من عبد قال لا إله إلا الله ثم مات على ذلك إلا دخل الجنة وإن زنى وإن سرق وإن زنى وإن سرق وإن زنى وإن سرق وإن زنى رغم أنف أبي ذر" (حم ق ه عن أبي ذر).</p>
<p>((متفق علیہ)) احمد (20893، 20909، 20938، 20940)، والبخاری (1167، 3001، 5405، 6957)، ومسلم (140، 141)، والترمذی (2587)، والنسائی فی الکبیر (10442، 10443)،</p>	

10444، 10445، 10446، 10447، 10448، 10449،)، والبزار (3361، 3395، 3396، 3410، 3446)، وابن حبان (171، 216)، والبیہقی فی الکبری (19124، 19125)، وغیرہم۔
یہ مضمون مختلف احادیث میں آیا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہو جائے۔ اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخول جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں جائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

[121]- "ذروا العارفين المحدثين من أمتي لا تنزلوهم الجنة ولا النار حتى يكون الله الذي يقضي فيهم يوم القيامة" (خط عن علي).	[121]- چھوڑو میری امت کے عارفین محدثین کو، نہ تم ان کو جنت میں پہنچا سکتے ہو نہ جہنم میں۔ بس ان کا فیصلہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی قیامت کے روز فرمائیں گے۔ (خطیب بروایت علی رضی اللہ عنہ)
((موضوع)) شیخ البانی فرماتے ہیں: " رواه ابن عدي (208 / 1) والثقفي في " الفوائد العوالي المنتقا " المعروفة بـ " الثقفيات " (ج 6 رقم 10 من منسوختي) والخطيب (8 / 292) من طريق أيوب بن سويد: حدثني سفيان عن خالد بن أبي كريمة عن عبد الله بن مسور - بعض ولد جعفر بن أبي طالب - عن محمد بن الحنفية عن أبيه مرفوعا. وهذا إسناد موضوع، المتهم به عبد الله بن مسور قال في " الميزان ": " قال أحمد وغيره أحاديثه موضوعة ". ثم ساق له أحاديث هذا أحدها. وفي " اللسان ": " قال ابن المديني: كان يضع الحديث على رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا يضع إلا ما فيه أدب أو زهد، فيقال له في ذلك؟ فيقول: إن فيه أجرا! " وقال البخاري: " يضع الحديث ". وقال النسائي: " كذاب ". وقال ابن حبان (2 / 29): " كان ممن يروي الموضوعات عن الأثبات ". قلت: ومع هذا فقد أورد السيوطي حديثه	

هذا في " الجامع الصغير " ! وللحديث طريق آخر سيأتي بلفظ: " دعوا المذنبين " . (سلسلة الضعيفة: ٦٣٥)۔

<p>[122]- ایسا کوئی نفس نہیں جو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت دیتا ہو اور دل کے یقین کے ساتھ اس کی گواہی دیتا ہو۔۔ مگر اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔ (مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[122]- "ما من نفس تموت وهي تشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله يرجع ذلك إلى قلب موقن إلا غفر الله له" (حم ن ه حب عن معاذ).</p>
<p>((حسن صحیح)) احمد (21998، 21999 ت الارناؤط)، والحمیدی (365)، والبزار (2306)، ابن ماجہ (3794)، والنسائی فی الکبری (10462، 10463)، وابن خزیمہ فی التوحید (496)، وابن حبان (205)، والطبرانی فی الکبیر (16530) وفی الدعاء (1368)، والحاکم (15)، والمزی فی تہذیب الکمال (3469)۔</p> <p>• شیخ البانی فرماتے ہیں: "إسناده حسن" (احکام الجنائز: 48، وصحیح الجامع: 5793، وسلسلہ الصحیح: 2278)</p> <p>• شیخ شعیب الارناؤط فرماتے ہیں: "هذا إسناده حسن"۔ (تحقیق المسند)۔</p>	

<p>[123]- کسی بھی بندہ نے لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کیا، پھر اسی پر مر گیا وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔ (مسند احمد بروایت عثمان رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[123]- "من مات وهو يعلم أن لا إله إلا الله دخل الجنة" (حم م عن عثمان).</p>
---	--

((صحیح)) احمد (451، 484)، وابن ابی شیبہ فی المصنف (10641)، وعبد بن حمید (56)، و مسلم (41)، والبخاری (408 البحر الزخار)، وابن خزیمہ فی التوحید (488، 515، 516، 517، 518)، وابن حبان (203)، وابو عوانہ (8، 9)، والطبرانی فی الاوسط (1698)، وابن منہ فی الایمان (32، 33) وقال: "هذا حديث صحيح"، والحاکم (1231)، وابو نعیم فی المستخرج (108، 109) و فی الحلیۃ (10331)، والبیہقی فی الکبری (10439، 10440، 10441) و فی الشعب (89) و فی الاسماء (180) و فی الاعتقاد (3) و غیر ہم عن حران عن عثمان رضی اللہ عنہ۔

<p>[124]- ایسا کوئی شخص نہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو پھر وہ جہنم میں داخل ہو جائے یا جہنم کی آگ اس کو جلا دے۔ (مسلم بروایت عتبان بن مالک)</p>	<p>[124]- "لا يشهد أحد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله فيدخل النار أو تطعمه" (م عن عتبان بن مالك).</p>
<p>((صحیح)) مسلم (51)، والنسائی فی الکبری (10433، 10434)، وابو نعیم فی الحلیۃ (13330) مزید دیکھیں ح # 119۔</p>	

<p>[125]- اے معاذ بن جبل! ایسا کوئی بندہ نہیں جو دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دیں گے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اطلاع نہ دے دوں؟ ان کو خوشخبری مل جائے گی؟ آپ</p>	<p>[125]- "يا معاذ بن جبل ما من أحد يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله صدقا من قلبه إلا حرمه الله على النار قال يا رسول الله أفلا أخبر الناس فيستبشروا قال إذا يتكلموا" (حم ق عن أنس).</p>
--	---

<p>ﷺ نے فرمایا نہیں، تب تو وہ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ (احمد، بخاری، مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	
<p>((متفق علیہ)) أخرجه أبو داود الطيالسي (2064)، وأحمد (12102، 12366، 13299)، والبخاري (126، 127)، ومسلم (50)، وأبو يعلى (3182، 3846، 3882، 3886، 4143)، وأبو نعيم في المستخرج (120)، والبيهقي في الكبرى (10461) وفي الشعب (115) وغيرهم عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن معاذ بن جبل رضي الله عنه</p>	

<p>[126]- جہنم سے ہر اس شخص کو نکال دیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں جو کے وزن کے برابر بھی خیر ہو۔ اور پھر ہر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا اور اس کے دل میں گندم کے وزن برابر بھی خیر ہو۔ اور پھر ہر اس شخص کو بھی نکال لیا جائے جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں مکئی کے دانے کے وزن برابر بھی خیر ہو۔ (احمد، بخاری، مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[126]- "يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير مايزن شعيرة ثم يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير مايزن برة ثم يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير مايزن ذرة" (حم ق ن عن أنس).</p>
<p>((متفق علیہ)) أخرجه أبو داود الطيالسي (2065)، وابن أبي شيبة في المصنف (29796) وفي الإيمان (34)، أحمد (11930، 12533، 13650)، وعبد بن حميد (1180)، والبخاري (43)، ومسلم</p>	

(290)، والترزدی (2535) وقال: "حسن صحيح"، وابن ماجه (4311)، والنسائی فی الکبری (10730)، والبزار (2575، 2640، البحر الزخار)، وابن حبان (7644)، وابو عوانه (335)، (336)، والحاکم (215)، وابو نعیم فی المستخرج (397)، وابو یعلی، ولیعقوب بن شیبہ، والطبرانی، وابن حزم، والطحاوی، وابن منده، وابن خزیمہ فی التوحید وغیرہم

جہنم کے ساتوں دروازوں کا بند ہونا

<p>[1]- اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ جس شخص نے بھی میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے مأمون ہو گیا۔ (الشیرازی بروایت علی رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[127]- "قال الله تعالى أنا الله لا إله إلا أنا من أقر لي بالتوحيد دخل حصني ومن دخل حصني أمن من عذابي" (الشيرازي عن علي).</p>
<p>((ضعيف جدا))</p> <ul style="list-style-type: none"> • أخرجه أبو نعیم فی "الحلیة" (3/ 191-192) وابن عساکر فی تاریخ دمشق (52166) عن أبي علي أحمد بن علي الأنصاري النيسابوري: حدثنا أبو الصلت عبد السلام بن صالح الهروي: حدثنا علي بن موسى الرضا: حدثني أبي موسى بن جعفر: حدثني أبي جعفر بن محمد: حدثني أبي محمد بن علي: حدثني أبي علي بن الحسين بن علي: حدثني أبي علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم: حدثنا رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، عن جبريل عليه السلام قال: فذكره. وقال أبو نعیم: 	

"هذا حديث ثابت مشهور بهذا الإسناد من رواية الطاهرين عن آبائهم الطيبين، وكان بعض سلفنا من المحدثين إذا روى هذا الإسناد قال: لو قرئ هذا الإسناد على مجنون لأفاق!"۔

ابو نعیم کا یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ابو الصلت ہرگز اہل البیت میں سے نہیں ہے بلکہ اس کو تو غیر واحد محدثین نے کذاب اور متہم بالوضع کہا ہے۔ امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں: "لم یکن عندي بصديق وهو ضعيف" یعنی وہ میرے نزدیک سچا نہیں تھا اور وہ ضعیف ہے (الجرح والتعديل: 6/48) جبکہ

امام ابو زرہ الرازی نے اس کی حدیث پر ضرب لگا کر فرمایا: "لا أحدث عنه ولا أرضاه" (ایضاً)۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: "كان خبيثاً رافضياً" وہ خبیث رافضی تھا (تاریخ بغداد: 11/52 ط العلمیہ)۔

اور امام ذہبی فرماتے ہیں: "اتهمه بالكذب غير واحد" (دیوان الضعفاء: 1/249)۔

اس کے علاوہ اس سند میں ابو الصلت سے روایت کرنے والا، "ابو علی احمد بن علی الانصاری" بھی سخت ضعیف ہے۔ اس کے متعلق امام ذہبی فرماتے ہیں: "واه، قال الحاكم: "طير طراً علينا"، يوهنه الحاكم بهذا القول" (میزان الاعتدال: 1/120)۔

اسی وجہ سے حافظ العراقي بالجزم اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں کہ: "إسناده ضعيف" جیسا کہ المناوی نے ان سے نقل کیا ہے اور عراقی فرماتے ہیں: "وقول الديلمي: "حديث ثابت" مردود" یعنی دیلمی کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ثابت ہے، مردود ہے۔ گویا ان کو یہ پتہ نہ تھا کہ دیلمی سے پہلے ابو نعیم بھی یہی کہہ چکے ہیں۔

- اس حدیث کو القضاعی نے بھی المسند الشہاب (ق 2/117) میں من طریق أحمد بن علي قال: أخبرنا أبي قال: أخبرنا علي بن موسى الرضا به سے نقل کیا ہے لیکن یہ متابعت کسی کام کی نہیں کیونکہ امام ذہبی فرماتے ہیں: "أحمد بن علي بن صدقة عن أبيه عن علي بن موسى الرضا؛ تلك نسخة مكذوبة، وروى عن القعني، اتهمه الدارقطني، متروك الحديث"۔ (سلسلة الضعيفة: ۴۰۳۷)

- اس کے علاوہ یہ حدیث الرابع من فوائد أبي عثمان البحيري (83)، میں یہ حدیث اس سند سے مروی

ہے: "أخبرنا أبو بكر محمد بن أحمد بن محمد بن عقيل القطان ثنا أبو محمد أحمد بن محمد بن إبراهيم الحافظ ثنا الحسن بن محمد إمام عصره بمكة ثنا أبي محمد بن علي السيد المحجوب ثنا أبي علي بن موسى الرضى حدثني أبي موسى بن جعفر الباقر ثنا أبي جعفر بن محمد الصادق نا أبي محمد بن علي السجاد نا أبي علي بن الحسين زين العابدين ثنا أبي الحسين بن علي سيد شباب أهل الجنة ثنا أبي علي بن أبي طالب سيد الأوصياء ثنا محمد بن عبد الله سيد الأنبياء ثنا جبريل سيد الملائكة قال قال الله سيد السادات فذكره"۔ اس سند میں "علي بن موسى الرضى" تک تمام رواۃ مجہول ہیں اور علی بن موسى الرضى کی روایت اپنے باپ سے ضعیف ہوتی ہے اور اس سند میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔

• چنانچہ اسی سند کو اختلاف کے ساتھ الأمالي الخميسية للشجري (136) میں بھی اس طرح روایت

کیا گیا ہے "أخبرنا أبو يعلى الخليل بن عبد الله بن أحمد بن إبراهيم الحافظ إملاء من حفظه ولفظه بقزوين قال حدثنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن عمر الزاهد ومحمد بن عبد الله بن محمد الحافظ جميعا بنيسابور قال حدثني أحمد بن محمد بن هاشم البلاذري الحافظ قال حدثني الحسن بن علي بن محمد إمام عصره عند الإمامية بمكة قال حدثني أبي علي بن محمد المفتي قال حدثني أبي محمد بن علي السيد المحجوب قال حدثني أبي علي بن موسى الرضى قال حدثني أبي موسى بن جعفر المرتضى به"۔ اولاً تو اس سند میں (1) "أحمد بن محمد بن هاشم البلاذري"، (2) "الحسن بن علي بن محمد"، (3) "علي بن محمد المفتي"، (4) "محمد بن علي السيد المحجوب" سب مجہول الحال ہیں اور موسى بن جعفر کی روایت جیسا کہ پہلے بتایا اپنے باپ سے ضعیف ہے۔ ثانیاً پچھلی سند کے برعکس اس سند میں "الحسن بن علي بن محمد" اور "محمد بن علي السيد المحجوب" کے درمیان ایک اضافی واسطہ بھی دیا گیا ہے یعنی "علي بن محمد المفتي" کا اور وہ بھی مجہول ہے۔ جبکہ یہ واسطہ پچھلی سند میں ساقط ہے۔ الغرض یہ دو سندیں مجاہل سے بھرپور ہونے کے ساتھ اختلاف کا بھی شکار ہیں۔

• اس کے علاوہ یہ حدیث احادیث منتقاة من مشيخة أبي بكر الأنصاري (54)، وتاريخ دمشق (3809، 3810، 4936، 52167) میں "أبو القاسم الطائي عن أبيه أحمد بن عامر الطائي عن علي بن موسى الرضا به" سے مروی ہے اور اس میں أبو القاسم الطائي اور اس کا باپ احمد بن عامر

الطائی دونوں کذاب اور حدیثیں گھڑنے والے تھے چنانچہ امام ذہبی ابو القاسم پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یروی عن أبيه، عن علي الرضا، عن آبائه بتلك النسخة الموضوعة الباطلة، ما تنفك عن وضعه أو وضع أبيه" (میزان الاعتدال: 2/390)۔ اور مزید یہ کہ ان تک پہنچنے والی تمام سندوں میں بھی ضعف پایا جاتا ہے۔

- اس حدیث کی ایک سند "الثامن من الفوائد العوالي المنتقاة للثقفی" (25) میں اس طرح مروی ہے: "ثنا هلال بن محمد بن جعفر البغدادي ببغداد ثنا أبو القاسم إسماعيل بن علي بن علي بن رزین الخزاعي ثنا أبي علي بن علي بن رزین سنة اثنتين وسبع ومائتين إملاء ثنا أبو الحسن علي بن موسى الرضا بطوس سنة ثمان وتسعين ومائة ثنا أبي موسى بن جعفر به" اور اس سند میں "أبو القاسم إسماعيل بن علي بن علي بن رزین الخزاعي" متہم بالوضع ہے امام ذہبی فرماتے ہیں: "متهم، يأتي بأوابع" (میزان الاعتدال: 1/238)۔ اور اس کا باپ "علي بن علي بن رزین" مجہول الحال ہے۔ اور تیسری علت وہی ہے جو پچھلی تمام اسانید میں بھی موجود ہے یعنی علی بن موسی الرضا کی اپنے باپ سے روایت۔

- اس حدیث کی ایک آخری سند "التاسع من فوائد أبي عثمان البحيري" (76) میں اس طرح موجود ہے: "أخبرنا محمد بن عبد الرحمن بن محبوب المذكر ثنا أبي عبد الرحمن بن محمد بن محبوب ثنا محمد بن شادل ثنا أيوب بن منصور ثنا عبد الله بن أشرس قال مر بنا علي بن موسى الرضا وهو في قبة فقممت إليه فقلت له سألتك بالله وبآبائك ألا حدثني فقال ثنا أبي عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم عن جبريل عن الله عز وجل" اور باقی سندوں کی طرح یہ سند بھی "ظلمات بعضها فوق بعض" کی مصداق ہے۔ اس میں (1) "محمد بن عبد الرحمن بن محبوب" ضعیف الحدیث ہے۔ جبکہ اس کا باپ (2) "عبد الرحمن بن محمد بن محبوب" اور (3) "عبد الله بن أشرس" دونوں مجہول الحال ہیں۔ اور (4) "أيوب بن منصور" بھی ضعیف ہے۔ (5) "علي بن موسى الرضا" کی روایت اپنے باپ سے ضعیف ہے۔ (6) اور آخر میں یہ روایت مرسل ہے جسے محمد الباقر تابعی نے براہ راست نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے جبکہ انہوں نے نبی کو نہیں پایا۔

<p>[127]- لا اله الا الله والوں پر موت میں وحشت ہوگی نہ قبر میں۔ اور نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوگی۔ گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ پڑھ رہے ہیں: "الحمد لله الذي أذهب عنا الحزن" (الکبیر للطبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[128]- "ليس على أهل لا إله إلا الله وحشة في الموت ولا في القبر ولا في النشور كأنني أنظر إليهم عند الصيحة ينفضون رؤوسهم من التراب يقولون الحمد لله الذي أذهب عنا الحزن" (طب عن ابن عمر).</p>
<p>((ضعیف جدا)) أخرجه ابن أبي الدنيا في حسن الظن بالله (77) وفي الاحوال (213)، وابن عدي الجرجاني (443/5)، والطبراني في الدعاء (1383) وفي الاوسط (9710)، والبيهقي في الشعب (91)، والقاضي ابو عبد الله الفلاكي في فوائد (89/2)، والواحدي في الوسيط (771)، والنخيب التارخ (266/1) عن يحيى بن عبد الحميد الحماني: حدثنا عبد الرحمن بن زيد ابن أسلم، عن أبيه، عن ابن عمر مرفوعاً۔ یہ سند سخت ضعیف ہے کیونکہ یحیی بن عبد الحمید الحماني ضعیف الحدیث ہے اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم متروک الحدیث ہے اور اس کی حدیث اپنے باپ سے خصوصاً موضوع ہوتی ہے۔ حافظ المنذری فرماتے ہیں: "رواه الطبراني والبيهقي من رواية يحيى بن عبد الحميد الحماني، وفي متنه نكارة" (الترغيب: 240/2)۔ البتہ خطیب بغدادی کی روایت میں عبد الرحمن بن واقد نے یحیی بن عبد الحمید کی متابعت کر رکھی ہے اور عبد الرحمن کی حالت بھی یحیی جیسی ہی ہے۔ امام ابن عدی فرماتے ہیں: "حدث بالمناكير عن الثقات، يسرق الحديث" وہ ثقہ لوگوں سے منکر روایتیں بیان کرتا اور حدیثیں چراتا تھا۔ (الکامل لابن عدي: 513/5)۔ اس لئے ہمیں نہیں پتہ کہ ان دونوں میں سے کس نے کس سے یہ روایت چرائی ہو۔ اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی اپنے باپ سے روایت کے متعلق امام حاکم فرماتے ہیں: "روى عن أبيه أحاديث مَوْضُوعَةٌ" یعنی وہ اپنے باپ سے موضوع روایتیں بیان کرتا ہے (المدخل الى الصحيح: 1/154)۔</p>	

اس کے علاوہ اس حدیث کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دو اور سندیں ہیں:

پہلی سند: امام طبرانی معجم الاوسط (9679) میں اسے عن مجاشع بن عمرو، عن داود بن أبي هند، عن نافع عن ابن عمر کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ سند بھی موضوع ہے کیونکہ اس میں امام طبرانی کا استاد "یعقوب بن اسحاق الجلی" مجھول ہے (دیکھیں، إرشاد القاصي والداني إلى تراجم شیوخ الطبراني: 1/697)۔ اور حلبی کا استاد "جعفر بن عاصم الحرانی" بھی مجھول ہے۔ جبکہ اس کا استاد "مجاہد بن عمرو" کذاب اور وضاع قرار دیا گیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین اس کے متعلق فرماتے ہیں: "أحد الكذابين" (الضعفاء الكبير للعقيلي: 4/1403) اور امام ابن حبان فرماتے ہیں: "كان ممن يضع الحديث على الثقات ويروي الموضوعات عن أقوام ثقات لا يحل ذكره في الكتب إلا على سبيل القدح فيه ولا الرواية عنه إلا على سبيل الاعتبار" (المجروحين لابن حبان: 3/18)۔

دوسری سند: ابن عدی الکامل (250/2) میں، ابن بشران الامالی (755) میں، اور البيهقي البعث والنشور (79، 80) میں عن الحسن بن قرعة عن بهلول بن عبيد عن سلمة بن كهيل عن ابن عمر کے طریق سے بھی اسے روایت کرتے ہیں۔ یہ سند بھی سخت ضعیف و موضوع ہے کیونکہ اس میں بهلول بن عبيد شامل ہے اور اس کو محدثین نے متروک اور وضاع کہا ہے، اور اس کی حدیث سلمہ بن کھیل سے خصوصاً موضوع ہوتی ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: "روى أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَسَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ وَغَيْرِهِمْ يَرْوِيهَا عَنْهُ الثَّقَاتُ مِثْلَ مُحَمَّدَ بْنِ مُوسَى الْجَرَشِيِّ وَالْحُسَيْنِ ابْنِ قُرْعَةَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَقْرَانِهِمَا" (المدخل إلى الصحيح: 1/124)۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: "يسرق الحديث" یعنی وہ حدیثیں چراتا ہے (میزان: 1/355)۔ امام ابن عدی نے اسے "ليس بذاك" قرار دیا ہے اور آپ نے اس کی قریباً سات منکر حدیثیں بیان کیں جن میں یہ زیر بحث روایت بھی شامل ہے (دیکھیں، الکامل لابن عدی: 2/249-252)۔ امام ابن حبان اور امام ذہبی نے بھی اس خاص سند کے منکر ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً ان الفاظ سے مروی ہے: "ليس على أهل لا إله إلا الله وحشة في قبورهم، كأني أنظر إليهم إذا انفلقَت الأرض عنهم يقولون: لا إله إلا الله، والناس بهم"۔ اسے خيثمة بن سليمان ("من حديث خيثمة بن سليمان": 168) ومن طريقه تمام الرازي (فی

فوائدہ: (13) اور خطیب البغدادی (590) وغیرہ نے عن أبي عتبة أحمد بن الفرّج الحجازي: حدثنا محمد بن سعيد الطائفي: حدثنا ابن جريج، عن عطاء عن ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اور یہ سند بھی سخت ضعیف و موضوع ہے۔ "محمد بن سعید الطائفی" مذکور کو ابن حبان نے اپنی ضعفاء میں ذکر کیا اور فرمایا: "لا يحل الاحتجاج به بحال، روى عن ابن جريج عن عطاء" اور آپ نے زیر بحث روایت بیان کی اور کہا: "هذا خبر باطل" (المجروحین لابن حبان: 2/268)۔ جبکہ امام حاکم خصوصاً اس کی اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں: "روى عن ابن جريج حديثاً موضوعاً في أهل لا إله إلا الله" (المدخل إلى الصحيح: 1/198)۔ یہی بات امام ابو نعیم سے بھی منقول ہے (تہذیب التہذیب: 9/191)۔

شیخ البانی نے بھی اس حدیث کو ضعیف جدا قرار دیا ہے (الضعیفہ: 3853)۔

<p>[128]- جس شخص نے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت دی اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔ (احمد، مسلم، ترمذی بروایت عبادہ رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[129]- "من شهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله حرم الله عليه النار" (حم م ت عن عبادہ)۔</p>
<p>((صحیح)) أخرجه أحمد (22102)، وعبد بن حميد (187)، ومسلم (45)، والترمذی (2581) وقال: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ"، والنسائي في الكبرى (10454، 10455)، وابو عوانه (20)، وابن خزيمة في التوحيد (500، 501)، والشافعي المسند (1151، 1152، 1153)، والطبراني في المسند (32، 2140، 2142)، وابن منده في الايمان (46)، وابو نعیم في المستخرج (114)، والبيهقي في الاسماء (184) وغيرهم عن عبادہ بن الصامت</p>	

<p>[129]- جس شخص نے لا الہ الا اللہ کی</p>	<p>[130]- "من شهد أن لا إله إلا الله"</p>
---	--

دخل الجنة" (البزار عن عمر).	شہادت دی، وہ ضرور جنت میں داخل ہو۔ (مسند البزار بروایت عمر رضی اللہ عنہ)
((صحیح)) دیکھیں ح # 111، 113۔	

[131]- "أبشروا وبشروا من وراءكم من شهد أن لا إله إلا الله صادقاً بها دخل الجنة" (حم ط ب عن أبي موسى).	[130]- خوشخبری سنو اور اپنے گرد و پیش لوگوں کو بھی سنا دو جس شخص نے دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دی، وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (احمد، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابو موسی رضی اللہ عنہ)
<p>((صحیح)) أخرجه أحمد (19160، 19250)، وابن أبي شيبة في المسند (بحواله اتحاد الخيرة: 5627)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار (4627)، وأبو الحسين بن المظفر في فوائده (56)، عن حماد بن سلمة، قال: حدثنا أبو عمران الجوني، عن أبي بكر بن أبي موسى، عن أبيه أبي موسى الأشعري مرفوعاً۔</p> <ul style="list-style-type: none"> • قال الحافظ الهيثمي: "رجاله ثقات" (مجمع الزوائد: 1/21، 10/86)۔ • قال العلامة البوصيري: "إسناده صحيح" (اتحاف الخيرة: 6/408)۔ • قال العلامة السيوطي: "صحيح" (جامع الصغير: 51) • قال الشيخ الألباني: "إسناده صحيح على شرط مسلم" (سلسلة الصحيح: 712، 1314، و صحیح الجامع: 35)۔ • قال الشيخ شعيب الأرنؤوط: "صحيح" تحقيق المسند (32/370، 32/465)۔ 	

[132]- "أخرج فنادي في الناس من	[131]- جاؤ اور لوگوں میں اعلان
--------------------------------	--------------------------------

<p>کر دو کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (مسند ابی یعلیٰ بروایت ابو بکر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>قال لا إله إلا الله وجبت له الجنة" (ع عن أبي بكر).</p>
<p>((اسنادہ ضعیف)) اخرجه المروزي في مسند ابی بكر الصديق (124)، وابو یعلیٰ فی المسند (100)، ولوین المصیی (فی "حدیث لوین المصیی": 2)، ولیعقوب بن سفیان فی المعرفہ والتاریخ (812)، والطبرانی فی المسند (2216)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق (36815) عن سُؤیدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مَرْفُوعًا - یہ سند سوید بن عبد العزیز کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔</p> <ul style="list-style-type: none"> • قال الهیثمی: "فی إسنادہ سوید بن عبد العزیز وهو متروک" (مجمع الزوائد: 20/1)۔ • قال البوصیری: "هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ ، لِضَعْفِ سُؤیدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ضَعْفُهُ أَحْمَدُ ، وَابْنُ مَعِينٍ ، وَابْنُ سَعْدٍ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَغَيْرُهُمْ" (اتحاف الخیرہ: 71/1)۔ 	

<p>[132]- جب قیامت کا روز ہو گا میں عرض کروں گا پروردگار! ہر شخص کو جنت میں داخل کیجئے جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہو، پھر ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، ہر شخص کو بھی جنت میں داخل کر دو، جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہو۔ (بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا)</p>	<p>[133]- "إذا كان يوم القيامة شفعت فقلت يا رب أدخل الجنة من كان في قلبه خردلة من الإيمان فيدخلون ثم يقول ادخل الجنة من كان في قلبه أدنى شيء" (خ عن عائشة).</p>
<p>((متفق علیہ من حدیث انس رضی اللہ عنہ)) اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کرنے میں غالباً مصنف کو غلطی لگی ہے جبکہ صحیح بخاری میں یہ حدیث انس، اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہم سے</p>	

مروی ہے لیکن عائشہ سے نہیں! بلکہ کسی بھی کتاب میں یہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی نہیں ہے، واللہ اعلم۔ دیکھیں ح # 126

فضل الشہادتین من الإكمال

شہادتین کی فضیلت۔۔۔ از الاكمال

<p>[133]- جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا، اس کے لئے جنت ہے۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔۔۔ خواہ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو۔ (الکبیر للطبرانی بروایت ابو الدرداء)</p>	<p>[134]- "أخرج فناد في الناس: من قال لا إله إلا الله فله الجنة وإن زنى وإن سرق على رغم أنف أبي ذر" (طب عن أبي الدرداء).</p>
<p>((صحیح)) أخرجه احمد (26840) عن حسن , قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ , عَنْ وَاهِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ , عن أبا الدَّرْدَاءِ عن النبي، وهذا إسناد ضعيف لضعف ابن لهيعة۔</p> <p>واخرجه النسائي في الكبرى (10450) عن قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ - والبخاري (44، البحر الزخار) عن محمد بن معمر عن المغيرة بن سلمة - قالوا: حدثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ : وَلَمْ أَفْهَمْهُ كَمَا أَرَدْتُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أبا الدَّرْدَاءِ مرفوعا وهذا إسناد صحيح۔</p> <p>ورواه النسائي (10451) من طريق أخرى: عن عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔</p> <p>واخرجه النسائي في الكبرى (10452) والبيهقي في الكبرى (19123) من طريق الأعمش ، عَنْ أَبِي</p>	

صَالِح ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَصَرَحَ الْأَعْمَشُ بِسَمَاعِهِ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ -
 وَآخِرُ جِهَةِ الطَّحَاوِيِّ فِي شَرْحِ مَشْكِ الْأَثَارِ (3391) وَأَبُو نَعِيمٍ فِي الْأَخْبَارِ (1556) وَفِي الْحَلِيَّةِ (15987) مِنْ
 طَرِيقِ يَحْيَى الْقَطَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا
 الدَّرْدَاءِ يَحْدُثُ عَنِ النَّبِيِّ - وَرَجَاهُ ثَقَاتٌ .
 وَآخِرُ فَرْقِ الطَّبْرَانِيِّ فِي الْأَوْسَطِ (3018) وَفِي الْمُسْنَدِ (2081) ، وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي التَّوْحِيدِ (513) ، مِنْ طَرِيقِ
 مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ -
 دیکھیں ح # 120 -

<p>[134]- جب مسلمان بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے ہو تو وہ کلمہ آسمان پر حرکت میں آجاتا ہے۔۔۔ حتیٰ کہ پروردگار کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں ٹھہر جا، وہ عرض کرتا ہے کیسے ٹھہر جاؤں جبکہ میرے قائل کی بخشش نہیں ہوئی تو پروردگار فرماتے ہیں! جس کی زبان پر تو جاری ہو اس کی بخشش کر دی گئی۔ (الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[135]- "إذا قال العبد المسلم لا إله إلا الله خرقت السموات حتى تقف بين يدي الله فيقول اسكني فتقول كيف اسكن ولم تغفر لقائلي فيقول ما أجريت على لسانه إلا وقد غفر له" (الديلمي عن أنس).</p>
---	--

((ضعيف جدا)) رواه الديلمي في مسند الفردوس (بحواله الغرائب الملتقطة لابن حجر: 220/1) وقال : أخبرنا والدي ، أخبرنا أبو طالب إبراهيم ، حدثنا عبد الله بن أحمد بن شمس المقرئ ، حدثنا أبو بكر محمد بن علي بن محمد بن عامر النهاوندي ، حدثنا أبي ، حدثنا خالد بن حيان الرقي ، حدثنا محمد بن إبراهيم ، حدثنا علي بن عاصم ، عن حميد ، عن أنس ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه

علیہ وسلم فذکرہ۔ هذا إسناد باطل ورواته مجهولون۔

• علامہ ابن عراق الکثانی فرماتے ہیں: "في إسناده من لم أعرفه" (تنزيه الشريعة: 2/319)۔

امام جو رقیانی رحمہ اللہ نے اس سے ملتی جلتی روایت ان الفاظ و سند کے ساتھ روایت کی ہے: "أخبرنا حمد بن نصر بن أحمد الحافظ، حدثنا القاضي أبو سعيد عبد الكريم بن أحمد بن طاهر بن أحمد الطبري المعروف بالوزان، قال: حدثنا أبو نصر منصور بن رامش، أخبرنا أبو القاسم عبد الله بن عتاب العبدي، قال: حدثنا أبو عبد الله الأيلي الحافظ، قال: حدثنا أبو يعلى الملقط، قال: حدثنا علي بن سلمة، عن يحيى بن أبي أنيسة، عن هشام بن حسان، عن الحسن، عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن العبد إذا قال في الأرض: أشهد أن لا إله إلا الله، من قلب تقي مخلص، صعدت إلى السماء، ولها دوي كدوي النحل، حتى تخرق شقوق سبع سماوات حتى تقف بين يدي الله تعالى، فيخلق الله تعالى منها عموداً من نور، يهتز ذلك العمود في كل يوم ثلاث مرات، فيقول الله تعالى: اسكن مدحتي، اسكن مدحتي، فيقول: يا رب؟ كيف أسكن، ولم تغفر لئالي؟ فيقول الله تعالى: وعزتي وجلالي، ما أجريتك على لسان عبد من عبيدي، وأنا أريد أن أعذبه"۔

• اور اسے روایت کرنے کے بعد آپ خود فرماتے ہیں: "هذا حديث باطل، لم يروه، عن هشام بن حسان إلا يحيى بن أبي أنيسة، ويحيى هذا هو أخو زيد بن أبي أنيسة، وهو أصغر من زيد، قال عبد الله بن جعفر الرقي: حدثنا عبيد الله بن عمرو، قال: قال لي زيد بن أبي أنيسة: لا تحدث عن يحيى بن أبي أنيسة فإنه كذاب" یعنی یہ حدیث باطل ہے اسے هشام سے صرف یحییٰ بن ابی انیسہ روایت کرتا ہے اور یہ زید بن ابی انیسہ کا چھوٹا بھائی ہے۔ اور اس کے بھائی زید نے خود کہا ہے کہ: 'یحییٰ سے روایت مت کرو کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔' (الاباطیل والمناکیر: 1/180-181)۔

اس طرح کی روایت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف بھی منسوب ہے:

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت: علامہ سیوطی امام دارقطنی کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے روایت کیا: "حدثنا عبد الله بن بشر بن شعيب الرازي حدثنا أبو عبد الرحمن العسقلاني حدثنا عبد العزيز بن عبد الواحد حدثنا عمر بن صبح البلخي عن مقاتل بن حبان عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس عن النبي قال: إن لله عموداً من نور أسفلته تحت الأرض السابعة

ورأسه تحت العرش فإذا قال العبد أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله اهتز له العمود فيقول الله له اسكن فيقول يا رب كيف أسكن وأنت لم تغفر لقائلها فقال النبي أكثروا من هز ذلك العمود."

- اور علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس روایت کے فوراً بعد امام دارقطنی خود فرماتے ہیں: "تفرد به عمر بن صبح وكان يضع الحديث" (الآلء المصنوءة للسيوطى: 2/289)۔

ابن عباس سے یہ روایت دو اور سندوں سے مروی ہے:

پہلی سند: الدیباچ ^{للختملى} (36)، والامالی لابن سمعون (168)، والاربعمین البلدانیہ لمسافر الدمشقی (19) میں یہ روایت محمد بن الصباح بن عبد السلام أبو بکر حدثنا داود بن سلیمان عن حجر عن هشام عن عثمان بن عطاء عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله ك طریق سے مروی ہے، جس کے الفاظ ہیں: "ما من شيء إلا وبينه وبين الله حجاب إلا قول لا إله إلا الله كما أن شفّتيه لا يحجبها كذلك لا يحجبها شيء حتى تنتهي إلى الله عز وجل فيقول الله اسكني فيقول كيف أسكن ولم تغفر لقائلي فيقول الله وعزتي وجلالي ما جريتك على لسان عبدي وأنا أريد أن أعذبه"

یہ سند سخت ضعیف و باطل ہے کیونکہ محمد بن الصباح، اس کا شیخ داؤد بن سلیمان، اور اس کا شیخ حجر سب کے سب مجہول ہیں اور عثمان بن عطاء بھی سخت ضعیف ہے جبکہ اس کی روایت اپنے باپ سے خصوصاً موضوع ہے۔ چنانچہ امام حاکم فرماتے ہیں: "یروی عن أبيه أحاديث موضوعة" (تهذيب التهذيب: 7/139) والدخل الی الصحیح: 1/165)۔ اسی طرح امام ابو نعیم فرماتے ہیں: "روی عن أبيه أحاديث منكورة" (الضعفاء لابن نعیم: 155)۔

دوسری سند: امام خطیب بغدادی اپنی تاریخ (6/182 ت بشار) میں روایت کرتے ہیں: "أخبرني الحسن بن أبي طالب، قال: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُمَرَ الْقَوَّاسُ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي يَحْيَى أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّمَرْقَنْدِيِّ، قَدِمَ عَلَيْنَا، قُلْتُ لَهُ: أَخْبَرَكُمُ مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ، عَنْ نَهْشَلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ} قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَمُودًا أَحْمَرُ رَأْسُهُ مَلُوءٌ عَلَى قَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، وَأَسْفَلُهُ تَحْتَ الْأَرْضِينَ السَّابِعَةِ عَلَى ظَهْرِ الْحُوتِ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَحَرَّكَ الْحُوتُ، تَحَرَّكَ الْعَمُودُ، تَحَرَّكَ الْعَرْشُ فَيَقُولُ اللَّهُ لِلْعَرْشِ: اسْكُنْ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا

أَسْكُنُ حَتَّى تَغْفِرَ لِقَائِهَا مَا أَصَابَ قَبْلَهَا مِنْ ذَنْبٍ فَيَغْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ "

یہ پوری کی پوری سند باطل ہے۔ ابو یحییٰ احمد بن محمد بن صالح سے لے کر نہشل تک تمام رواۃ مجھول ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت: اخرجہ البزار (2879، كشف الاستار)، وعبد الرحمن بن ابی شریح الانصاری فی الأحادیث المائۃ الشریحیۃ (60)، وابن شاپین فی الترغیب فی فضائل الأعمال (1)، وابو نعیم فی الحلیۃ (430)، ومسافر الدمشقی فی الاربعین فی فضائل ذکر (24)، وابن البغدادی فی فضائل التہلیل وثوابہ الجزیل (44)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق (3861) من طریق سلمۃ بن شیبہ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَمُودًا مِنْ نُورٍ ، بَيْنَ يَدَيْ الْعَرْشِ ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، اهْتَزَّ ذَلِكَ الْعُمُودُ ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : اسْكُنْ ، فَيَقُولُ : كَيْفَ أَسْكُنُ ؟ وَلَمْ تَغْفِرْ لِقَائِهَا ، فَيَقُولُ : إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ ، فَيَسْكُنُ عِنْدَ ذَلِكَ " -

اس سند میں عبد اللہ بن ابراہیم بن ابی عمرہ متروک الحدیث ہے بلکہ امام ابن حبان نے اس کے وضع الحدیث ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے (المجروحین لابن حبان: 37/2)۔

- علامہ سیوطی اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں: "عبد اللہ بن ابراہیم هو الغفاري نسبة ابن حبان إلى الوضع وشيخه ليس بشيء" (الآلء المصنوع: 290/2)۔

<p>[135]- جب بندہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے میرے ملائکہ دیکھو میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا اس کا کوئی پروردگار نہیں۔ پس میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی بخشش کر دی۔ (ابن عساکر بروایت انس رضی</p>	<p>[136]- "إذا قال العبد أشهد أن لا إله إلا الله قال الله يا ملائكتي علم عبدي أنه ليس له رب غيري أشهدكم أني غفرت له" (كر عن أنس).</p>
---	--

اللہ عنہ	
<p>((ضعیف جدا)) ابن عساکر فی تاریخ دمشق (4861)، وہبہ اللہ بن عبد الجبار السجری فی الثانی من المنتخب من کتاب السبعیات (4) من طریق أبو الحسین محمد بن الحسین بن علی شیخ الصوفیة فی وقته أنبا أبو الحسین محمد بن جعفر بن أبي الزبیر قال ثنا محمد بن جعفر الزرّاد ثنا یحیی بن عمر النصیبي شیخ فسألته عنه ثنا حمید الطویل عن أنس بن مالك - اسے روایت کرنے والے ہبہ اللہ السجری خود اس سند کے بارے میں فرماتے ہیں: "لم أعرف أحدا من هؤلاء إلا شيخی (یعنی أبو القاسم عبد الوهاب بن الحسین بن عمر بن محمد التنیسی، وهو مجهول أيضا) وحمیدا فلا أدري ما أقول فيهم ونسأل الله السلامة"۔</p> <p>اور پھر مصنف نے یہ حدیث صرف ابن عساکر کی طرف منسوب کی ہے یعنی یہ حدیث مصنف کے نزدیک بھی ضعیف ہے جیسا کہ انہوں نے اس کتاب کے مقدمہ میں واضح کیا ہے۔</p>	

<p>[136]- اپنے ہاتھ بلند کرو اور کہو لا الہ الا اللہ والحمد للہ اے اللہ آپ نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ بھیجا ہے اور مجھے اس کا حکم دیا ہے اور اس پر میرے ساتھ جنت کا وعدہ کیا ہے اور بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔ اور مجھ سے خوشخبری سن لو کہ تمہاری مغفرت کر دی گئے۔ (مسند احمد، الکبیر للطبرانی، المستدرک للحاکم، السنن لسعید بن منصور بروایت یعلی بن شداد عن ابیہ عن عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[137]- "ارفعوا أيديكم وقولوا لا إله إلا الله والحمد لله اللهم إنك بعثني بهذه الكلمة وأمرتني بها ووعدتني عليها الجنة وإنك لا تخلف الميعاد إلا أبشروا فإن الله قد غفر لكم" (حم ن طب ك ص عن يعلى بن شداد عن أبيه وعبادة بن الصامت) .</p>
--	---

((اسنادہ حسن ان شاء اللہ)) أخرجه احمد (16790)، والبيهزار (2385، 2967 البحر الزخار)،

والد ولابی فی الکفی (645)، والطبرانی فی مسند الشامیین (1081)، والحاکم (1777)، والنخبط فی تلخیص المتشابہ (1182)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق (16002) من طریق إسماعیل بن عیاش عن راشد بن داود الصنعانی عن یعلی بن شداد بن أوس عن شداد بن أوس وعبادة بن الصامت رضي الله عنهم مرفوعا۔

اس سند میں اسماعیل بن عیاش موجود ہے اور اسماعیل کی صرف شامیوں سے روایت صحیح ہوتی ہے اور اپنے ملک کے باہر والے راویوں سے ان کی روایت ضعیف ہوتی ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "صدوق فی روايته عن أهل بلده، مخلط فی غیرهم" (تقریب) اور راشد بن داود بھی شامی ہیں۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: "راشد بن داود الصنعانی من صنعاء الشام أبو المهلب من متقنی الشامیین وکان عزیز الحدیث" (مشاہیر علماء الامصار: 1/284)۔ اور راشد پر جرح بھی کی گئی ہے لیکن وہ قول راجح میں حسن الحدیث ہے، واللہ اعلم۔

المعجم الکبیر للطبرانی (7/289 ح 7163 ت حمدی السلفی) اور مسند الشامیین للطبرانی (1104، 2148 ت حمدی السلفی) میں ہشام بن عمار (مختلط) نے اسے اسماعیل بن عیاش کی جگہ عبد الملک بن محمد الصنعانی سے بھی روایت کیا ہے جسے شیخ شعیب الارناؤط نے اسماعیل بن عیاش کی متابعت کے طور پر پیش کیا ہے لیکن اصل میں یہ ہشام بن عمار کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ دیگر یقریباً 6 ثقہ راویوں نے مذکورہ بالا حوالوں میں اس روایت کو اسماعیل بن عیاش کے طریق سے روایت کیا ہے جبکہ صرف ہشام بن عمار جو کہ مختلط ہیں نے صرف اسے عبد الملک عن راشد کے طریق سے روایت کیا ہے۔

- حافظ المنذری فرماتے ہیں: "إسناده حسن" (الترغیب والترہیب: 2/341)۔
- حافظ ابن کثیر اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: "لا بأس بإسناده" (جامع المسانید: 5121)۔
- حافظ الدمیاطی فرماتے ہیں: "إسناده حسن" (المتجر الرابع: 209)
- حافظ الہیثمی فرماتے ہیں: "رجاله موثقون" (مجمع الزوائد: 1/24)۔

<p>[137]- اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله۔ جو بندہ اس کلمہ کے اقرار کے ساتھ اللہ سے ملے گا تو اس کو قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچا لیا جائے گا۔ (احمد، ابن سعد، البغوی، ابن قانع، البارودی، الطبرانی فی الکبیر، الحاکم فی المستدرک، سعید بن منصور فی السنن بروایت عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ)</p>	<p>[138]- "أشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله لا يلقى الله عبد مؤمن بهما إلا حجت عنه النار يوم القيامة" (حم وابن سعد والبغوي وابن قانع والبارودي طب ك ص عن عبد الرحمن بن أبي عمرة الأنصاري عن أبيه).</p>
<p>((إسناده صحيح)) أخرجه عبد الله بن المبارك في المسند (41) وفي الزهد (902)، ومن طريقه أحمد (24/184 ح 15449 ت شيعب الارناؤط) والنسائي في الكبير (8473، 10464) وفي عمل اليوم والليلة (1140 بحواله شيعب الارناؤط) وابن أبي عاصم في الاحاد والمثنائي (1782)؛ وأخرجه الطبراني في "الكبير" (574)، وفي "الأوسط" (63)، وابن خزيمة في التوحيد (505)، والحاکم (4168)، والبيهقي في "الدلائل" (2377) من طرق عن الأوزاعي قال حدثني المطلب بن حنطب المخزومي، قال: حدثني عبد الرحمن بن أبي عمرة الأنصاري، حدثني أبي، وصححه ابن حبان (224)، وابن خزيمة، والحاكم، ووافقه الذهبي۔</p>	

<p>[138]- اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله۔ جو بندہ قیامت کے روز ان کے اقرار کے ساتھ اللہ سے ملے گا اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا خواہ وہ کیسے</p>	<p>[139]- "أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله. لا يلقاه بها أحد يوم القيامة إلا أدخله الجنة على ما كان فيه" (طس عنه) وصح.</p>
--	---

اعمال لائے۔ (الطبرانی فی الاوسط بروایت عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ)	
((صحیح)) دیکھیں ح # 138۔	

[140]- "أشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وأشهد أن لا يقولها عبد من حقيقة قلبه إلا وقاه الله من حر النار" (ن) والحاكم في الكنى عن ابن عمر).	[139]- اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله۔ جو بندہ دل کی حقیقت اور گہرائی کے ساتھ ان کلمات کو کہے گا اللہ عزوجل ضرور اس کو جہنم کی جھلس سے بھی نجات دیدیں گے۔ (نسائی، والحاکم فی الکنى بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)
((صحیح بالشواہد)) دیکھیں سلسلۃ الصحیحہ: 3221۔	

[141]- "أشهد عند الله أن لا يموت عبد يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله صدقا من قلبه ثم يسدد إلا سلك في الجنة فقد وعدني ربي عز وجل أن يدخل من أمتي الجنة سبعين ألفا لا حساب عليهم ولا عقاب وإنني لأرجو أن لا يدخلوها حتى تتبؤا أنتم ومن صلح من آبائكم وأزواجكم وذرياتكم مساكن في الجنة" (حم حب والبغوي والبارودي وابن قانع طب عن رفاعه بن رفاعه الجهني ورجاله موثوقون وروى (هـ)	[140]- باری تعالیٰ کے استحضار کے ساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد الرسول اللہ کا اقرار کرتا ہوا مر جائے تو ضرور وہ جنت کی راہ پر چل پڑے گا۔ میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ایسے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے جن پر حساب ہو گا نہ عذاب۔ اور مجھے امید ہے کہ
--	---

<p>بعضہ۔</p> <p>جب تک تم اور تمہارے نیک آباء اور ازواج اور آل جنت میں اپنا مقام نہ بنالیں، تب تک وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ (احمد، ابن حبان، البغوی، وابن قانع، الطبرانی فی الکبیر بروایت رفاعہ بن رفاعہ الجہنی) اس روایت کے راویوں کی توثیق کی گئی ہے اور ابن ماجہ نے اس کا بعض حصہ نقل کیا ہے۔</p>	
<p>((صحیح)) اخرجه ابن المبارك في الزهد (1550)، وابو داود الطيالسي (1375)، واحمد (15874)، والبخاري (3309، كشف الاستار)، والسراج في "حديث السراج برواية الشحامي" (2202)، وابن خزيمة في التوحيد (173)، والدارقطني في النزول (57)، وابو نعيم في المعرفة (2500) وغيرهم من طريق هشام الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير عن هلال بن أبي ميمونة عن عطاء بن يسار عن رفاعة الجهنني مرفوعا۔</p> <p>واخرجه احمد عن ابو المغيرة (15874)، وابن ماجه عن محمد بن مصعب (4283)، وابن حبان (214) عن الوليد بن مسلم (وأنه صرح بالسماع في جميع طبقات الإسناد)، والطبرانی فی الکبیر (4421) عن محمد بن مصعب وعمر والبيرة، ويحيى بن عبد الله الباقلي، والدارقطني في النزول (58) والبيهقي في الشعب (385) عن الوليد بن مزير، كلهم عن الأوزاعي قال حدثني يحيى بن أبي كثير قال حدثني هلال بن أبي ميمونة عن عطاء بن يسار به۔</p> <p>واخرجه احمد (15874) ويعقوب بن شيبه في المعرفة (182) عن شيبان بن عبد الرحمن التميمي؛ ورواه يحيى بن سلام في تفسيره (452) عن ابو امية سماعيل بن يعلى؛ والطبرانی فی الکبیر (4423) عن ابان بن يزيد العطار، كلهم عن يحيى بن أبي كثير عن هلال به۔</p>	

<p>جان لے! کہ جو شخص لا الہ</p>	<p>[142]- "اعلم أن من مات يشهد أن [141]- جان لے! کہ جو شخص لا الہ</p>
---------------------------------	---

لا إله إلا الله وأني رسول الله دخل الجنة" (ط ح م ش د ع حل عن أنس) وصحح.	الا الله محمد الرسول الله کی شہادت دیتا ہوا مرے تو جنت میں داخل ہو گا۔ (طبرانی، احمد، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ابی یعلیٰ، ابو نعیم فی الحلیۃ بروایت انس رضی اللہ عنہ) صحیح
((صحیح)) احمد (12102)، وابو یعلیٰ (3846، 3886، 4143)، ابو نعیم فی الحلیۃ (10328) وغیرہم۔ اس کی اصل صحیحین میں موجود ہے۔ دیکھیں ح # 122، 125۔	

[143]- "إن الله قد حرم على النار من قال لا إله إلا الله يبتغي بذلك وجه الله" (ح م عن محمود بن الربيع عن عتبان بن مالك) صح.	[142]- بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام فرما دیا ہے جو اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کہے۔ (مسند احمد بروایت محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ) صح
((صحیح)) دیکھیں ح # 119، 124۔	

[144]- "اذهب فناد في الناس: أنه من شهد أن لا إله إلا الله موقنا أو مخلصا فله الجنة" (ابن خزيمة حب ص عن جابر) صح	[143]- جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جو دل کے یقین یا اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دے، اس کے لئے جنت ہے (ابن خزیمہ، ابن حبان، سعید بن منصور بروایت جابر رضی اللہ عنہ) صح
((صحیح)) ابن خزیمہ فی التوحید (502)، وابن حبان فی الصحیح (153)، وغیرہم باسناد حسن۔ حدیث کے مکمل الفاظ ہیں: "عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "	

نَادِ فِي النَّاسِ : مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ " ، فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فِي الطَّرِيقِ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ ؟ قُلْتُ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا ، قَالَ : ارْجِعْ ، فَأَبَيْتُ ، فَلَهَزَنِي لَهْزَةً فِي صَدْرِي أَلَمُهَا ، فَارْجَعْتُ وَلَمْ أَجِدْ بُدًّا ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، بَعَثْتَ هَذَا بِكَذَا وَكَذَا ؟ قَالَ : " نَعَمْ " ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ طَمَعُوا وَخَشُوا ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَفْعُدْ " -

یعنی جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لوگوں میں یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جو بھی لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا، لہذا وہ نکل پڑے اور راستے میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کرنے کو کہا ہے تو عمر نے کہا، واپس لوٹ جاؤ لیکن میں نے انکار کیا تو آپ نے میرے سینے پر ضرب لگائی جس سے مجھے درد محسوس ہوا تو میں واپس لوٹ گیا۔ عمر نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اس کو اس پیغام کے ساتھ بھیجا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں" تو عمر نے کہا یا رسول اللہ پھر تو لوگ بھروسہ کر لیں گے تو نبی اکرم ﷺ نے (جابر سے) کہا: "بیٹھ جاؤ"۔ نیز دیکھیں ح # 112،

-125

<p>[144]- بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام فرما دیا ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے۔ (عبد بن حمید بروایت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[145]- "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ النَّارَ عَلَى مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولَ اللَّهِ" (عبد بن حمید عن عبادة بن الصامت).</p>
<p>((صحیح)) اخرجہ احمد (22102)، وعبد بن حمید (187)، ومسلم (45)، والترمذی (2581) وقال: "هذا حديث حسن صحيح غريب"، وابن حبان (204)، وابو عوانه (20) وغيرهم۔</p> <p>صحیح بخاری (3204) میں بھی یہ حدیث عباده بن الصامت سے مروی ہے لیکن اس کے الفاظ ہیں: "مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْفَاها إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيدُ : حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ ، عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ : مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيُّهَا شَاءَ "</p>	

ترجمہ: " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے مریم کو پہنچایا تھا اور اس کی طرف سے ایک جان ہیں اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا جیسے بھی عمل کرتا ہو ولید نے ابن جابر عمیر جنادہ کے واسطے سے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے وہ چاہے (اللہ داخل جنت کرے گا)۔"

<p>[145]- اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے کوئی لالہ الا اللہ کے ساتھ اس طرح نہ آئے گا کہ اس کے ساتھ کچھ خلط ملط نہ کرتا ہو، مگر یہ کہ جنت اس کے لئے واجب ہو جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لالہ الا اللہ کے ساتھ کچھ خلط ملط کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی حرص اور اس کو جمع کرنے کی لالچ اور اس کو روک رکھنے کی عادت، باتیں تو انبیاء کی سی کریں لیکن اعمال سرکشوں کے سے ہوں۔ (الحکیم بروایت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[146]- "إن الله عهد إلي أن لا يأتييني أحد من أمتي بلا إله إلا الله لا يخلط بها شيئا إلا وجبت له الجنة قالوا يا رسول الله وما الذي يخلط بلا إله إلا الله قال حرصا على الدنيا وجمعا لها ومنعا لها يقولون قول الأنبياء ويعملون عمل الجبابرة" (الحكيم عن زيد بن أرقم).</p>
--	--

((ضعیف جدا)) أخرجه الحکیم الترمذی فی "نوادیر الاصول فی احادیث الرسول" (ص 44، 783 ح 46، 1089) قال: حدثنا عمر حدثنا عمر بن عمرو الربيعي عن عبيد الله بن الوليد الوصافي عن أبي بكر الحنظلي عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره۔

اس سند میں عبید اللہ بن الولید الوصافی سخت ضعیف و متروک ہے (دیکھیں تہذیب الکمال: 19 / 173 ت 3694)۔ جبکہ عمر اور اس کا شیخ عمر بن عمرو الربعی دونوں مجھول ہیں۔ اور کتاب کا مصنف بھی کفریہ حد تک صوفی تھا۔

- اس حدیث کے متعلق حافظ العراقي فرماتے ہیں: "لم أره من حديث جابر ومن حديث زيد بن أرقم بإسناد ضعيف نحوه" (تخریج الاحیاء: 4 / 272)۔

<p>[146]- زمین تو اس سے بھی بدتر کو قبول کر لیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کی عظمت و حرمت کو دکھائیں۔ (ابن ماجہ بروایت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[147]- "إن الأرض لتقبل من هو شر منه ولكن الله أحب أن يريكم تعظيم حرمة لا إله إلا الله" (ہ عن عمران بن حصین)۔</p>
<p>((اسنادہ حسن)) أخرجه ابن ماجه (3930 ت فؤاد عبد الباقي) عن سويد بن سعيد حدثنا علي بن مسهر عن عاصم عن السميط بن السمي عن عمران بن الحصين مرفوعا - وعن إسماعيل بن حفص الأيلي حدثنا حفص بن غياث عن عاصم به - وأخرجه الطبراني في الكبير (14984) عن بشر بن موسى ثنا محمد بن سعيد الأصبهاني ثنا حفص بن غياث عن عاصم الأحول به - وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (2736) عن أبو أمية قال حدثنا محمد بن سعيد ابن الأصبهاني به - ورواه أيضا عن أبو أمية قال حدثنا زكريا بن عدي قال حدثنا حفص بن غياث به -</p> <ul style="list-style-type: none"> • علامہ بوسیری اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: "هذا إسناد حسن" (مصابح الزجاجة: 4 / 163)۔ • شیخ البانی فرماتے ہیں: "حسن" (صحیح ابن ماجہ: 3 / 287)۔ • شیخ زبیر علی زئی فرماتے ہیں: "إسنادہ حسن" (تحقیق ابن ماجہ) 	

<p>[147]- جب میری امت کا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں جس طرح سیاہ تحریر سفید سیال سے مٹ جاتی ہے۔ اور جب بندہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔ اور جب فرشتوں کی کسی صف کے قریب سے اس کا گزر ہوتا ہے۔ اور وہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو پروردگار اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ (الہجری فی الالبانہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ) یہ روایت سخت غریب ہے۔</p>	<p>[148]- "إن العبد من أمتي إذا قال لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله تطلست ذنوبه كما يطلس أحدكم الكتاب الأسود من الرق الأبيض فإذا قال أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فتحت له أبواب الجنة ولا يمر بصف من صفوف الملائكة إلا قال محمد رسول الله ولم يرد لها شيء دون الجبار عز وجل" (السجزي في الإبانة عن ابن مسعود) وقال غريب جدا.</p>
<p>((لم أجده)) سجزی کی کتاب مطبوع نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ حدیث کہیں دوسری کتاب میں موجود ہے۔ صرف یہی بات اس کے ناقابل اعتبار ہونے کے لئے کافی ہے۔</p>	

<p>[148]- میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے، وہ ہے: لا الہ الا اللہ۔ (ابو نعیم فی الحلیۃ بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[149]- "إنني لأعلم كلمة لا يقولها عبد حقا من قلبه إلا حرم على النار لا إله إلا الله" (حل عن عمر).</p>
--	---

((اسنادہ ضعیف والمعنی صحیح)) أخرجه الحارث فی المسند (1)، - ومن طریقہ ابن حبان (206)، وابو نعیم فی الحلیۃ (2546) وفی المعرفۃ (4459) وابن البنا البغدادی فی فضائل التہلیل (1)، - وابن خزیمہ فی التوحید (476)، والحاکم (223) وقال: "صحیح علی شرط الشیخین"، والبیہقی فی البعث والنشور (32)، والضیاء المقدسی فی المختارہ (228)، عن عبد الوہاب بن عطاء الخفاف العجلی قال حدثنا سعید بن أبی عروبۃ عن قتادۃ عن مسلم بن یسار عن حمران بن أبان عن عثمان بن عفان عن عمر بن الخطاب مرفوعا۔

یہ سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں سعید بن ابی عروبہ مختلف ہے اور عبد الوہاب کا ان سے سماع اختلاط سے پہلے اور بعد دونوں کا ہے اور ان میں کوئی تمیز نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس کے علاوہ سعید اور قتادہ دونوں مدلس بھی ہیں اور انہوں نے سماع کی تصریح نہیں کی ہے۔ لہذا یہ سند ضعیف ہے۔ امام ابو نعیم نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: "حدثنا عبد الرحمن بن جعفر ثنا محمد بن زکریا ثنا سلیمان بن حرب ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن مسلم بن یسار بہ" (10332)۔ لیکن یہ سند سخت ضعیف ہے کیونکہ اس میں ابو نعیم کا استاد مجہول الحال ہے جبکہ محمد بن زکریا کذاب اور حدیثیں گھڑنے والا راوی ہے۔ لیکن اس حدیث کا معنی پیچھے کئی حدیثوں میں گذر چکا ہے جس کی وجہ سے یہ صحیح ہے۔ جہاں تک خاص اس حدیث کا تعلق ہے تو غالباً اس کے صحیح الفاظ اوپر ح # 117 کے الفاظ ہیں۔

<p>[149]- میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ (احمد، ابویعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ)</p>	<p>[150]- "إني لأعلم كلمة لا يقولها عبد حقا من قلبه إلا حرمه الله على النار" (حم ع وابن خزیمہ حب ك عن عثمان)۔</p>
<p>دیکھیں پچھلی حدیث</p>	

<p>[151]- "إني لأعلم كلمة لا يقولها رجل يحضره الموت إلا وجد روحه لها روحا حين تخرج من جسده وكانت له نورا يوم القيامة لا إله إلا الله" (حم س ع ك عن طلحة بن عبيد الله).</p> <p>[150]- میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، کوئی بندہ اس کو موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس بندہ کی روح نکلتے وقت اس کلمہ سے نئی زندگی پاتی ہے۔ اور وہ کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ثابت ہو گا۔ وہ ہے لا الہ الا اللہ۔ (احمد، ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ، الحاکم بروایت طلحہ بن عبید اللہ)</p>	<p>[151]- "إني لأعلم كلمة لا يقولها رجل يحضره الموت إلا وجد روحه لها روحا حين تخرج من جسده وكانت له نورا يوم القيامة لا إله إلا الله" (حم س ع ك عن طلحة بن عبيد الله).</p>
<p>((حدیث صحیح بطرقہ)) أخرجه احمد (187 ت الارناؤط)، والبزار (930)، والنسائي في الكبرى (10426) وفي عمل اليوم والليلة (1098)، وابو يعلى (640) من طريق عبد الله بن نمير، عن مجالد ، عن عامر، عن جابر بن عبد الله، قال: سمعت عمر بن الخطاب يقول لطلحة بن عبيد الله: ما لي أراك قد شعشت واغبررت منذ توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ مجالد - وهو ابن سعيد - ضعيف، وباقي رجال السند ثقات من رجال الشيخين۔</p> <p>اس کے صحیح شاہد کے لئے دیکھیں ج # 117۔</p>	